Regd. E.P. No 861

ر بورڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

ہفت روزہ بدر قادیان

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح چندہ سالانہ ۶ چھ روپے

فی پرچہ ۲ ۱ / ۰ ۲ /

جلد ۳ | ۷ ہجرت ۱۳۳۳ ہش - ۲ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ ۷ مئی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸

جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

ابتلاء مومنوں پر دو فوائد کے نظر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کی نیکی، تقویٰ اور خشیت کا علم عوام کو ہو جاتا ہے اور وہ ان کی مظلومیت دیکھ کر اس امر کو سوچنے پر مجبور ہوں کہ یہ الٰہی جماعت ان مصائب کو کیوں جھیل رہی ہے۔ اگر وہ دوسروں کی ہاں میں ہاں ملا دے تو تختۂ مظالم سے بچ جائے۔ لیکن ان کے افراد قتل ہوتے ہیں ان کے اموال نذر آتش کئے جاتے ہیں۔ لوٹے جاتے ہیں۔ ان کے بیوی بچے اغوا کر لئے جاتے ہیں۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ ہر طرح مالی اور جانی نقصان پہنچانے کی سعی بلیغ کی جاتی ہے جسے ایک حصہ متاثر ہو کر ہدایت پاتا ہے۔ دوسرے ابتلاء کی یہ حکمت ہوتی ہے کہ جماعت بیدار ہو جائے کمزوریوں کو دور کر دے اور مقصد قیام جماعت کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کمر ہمت کس لے سو ہمارے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ کیا ہم نے اپنی کوتاہیوں کو ترک کرنے کا اہتمام کر لیا ہے ہمارے لئے لازم ہے کہ ذاتی مناقشات کو کلی ترک کر دیں تمام افراد ایک وحدت کا رنگ اختیار کریں۔ کسی قسم کا افتراق و خلفشار باقی نہ رہے۔ تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کے ارشاد خداوندی کے مطابق جماعتی امور میں تعاون سے کام لیں اور مخالفین ہمیں بنیان مرصوص پائیں۔ ہمارا کوئی فرد ایمان میں کمزور نہ معلوم ہو۔ ہم حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز کی آواز پر صدق دل سے لبیک کہیں۔ صحابہ کرام کے رنگ میں رنگین ہو کر رحماء بینھم کے مطابق ایک دوسرے کے شفیق و ہمدرد ہوں۔ پیغام حق حکمت اور موعظہ کے ساتھ پہنچانے میں کسی قسم کی فروگذاشت نہ کریں۔ مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنی اولاد کو صحیح اسلامی رنگ میں تربیت دیں۔ خدمت خلق کے جذبہ سے یوں سرشار ہوں کہ غیر مسلم احباب برادران وطن، ہمسائے، اقارب، ہم پیشہ، رفقاء سفر غرضیکہ ہر ایک شخص ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ عبادت الٰہی میں کوتاہی نہ کریں۔ مختصر یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم پہلے سے زیادہ چوکس و ہوشیار ہوں اس صورت میں یقیناً ہماری مظلومیت اور ہمارا صبر اور یہ ابتلاء ہمارے لئے سراسر صد ابر رحمت ہوگا۔ جماعتوں کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ان باتوں کو بار بار احباب جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ اور ان کو احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے حصول کے لئے طالبانہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے چند سالوں میں جو انقلاب برپا کر دیا وہ ان کی قوت ایمان اور جذبۂ عمل کا صدقہ تھا۔ اگر ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں تو قلیل ترین عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کر سکتے ہیں۔ اور اس ماحول کو تبدیل کر سکتے ہیں کہ جس میں ہمارے مخالف ہماری کمزوری کے باعث فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سال رواں کے لئے پروگرام کو ہی لیجئے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اگر ہم پوری توجہ سے اسے عملی جامہ پہنائیں تو ہماری جماعت کا تعلیمی ضعف اور مرکز کی مالی حالت ایک ہی سال میں کہیں زیادہ ترقی کر جائیں۔ اور سلسلہ کی مشکلات اور پریشانیوں میں معتدبہ کمی واقع ہو جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۲۵ اپریل۔ حضور کو ٹمپریچر دوپہر کے وقت ۹۸.۵ تھا۔ اور کچھ کمزوری محسوس ہوتی رہی

۲۶ اپریل۔ حضور کو ٹمپریچر ۹۸.۸ تک تھا۔ اس کے علاوہ عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

۲۷ اپریل۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ ٹمپریچر ۹۸.۲ تک تھا۔

احباب کرام اس مقدس وجود کی صحت عاجلہ کاملہ۔ درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام ہونے کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

۲۶ اپریل۔ مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی صدر جماعت نیروبی نے گذشتہ شب بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی حالات سنائے اور کسمو کی عالیشان نئی مسجد کی تعمیر کا ذکر کیا۔ یہ بھی بتایا کہ گذشتہ سال جو قرآن مجید کا ترجمہ سواحیلی زبان میں شائع کیا گیا ہے وہ بہت مقبول ہو رہا ہے۔ دس ہزار میں سے اڑھائی ہزار جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ اس زبان میں یہ پہلا ترجمہ ہے۔ جس کی جماعت احمدیہ نے توفیق پائی ہے۔

احمدیہ والی بال کلب نے ابوہر (ضلع فیروزپور) میں منعقد ہونے والے انڈیپنڈنٹ ٹورنامنٹ میں شمولیت کی۔ پبلک اور منتظمین کی طرف سے ۲۵ روپے بطور انعام حاصل ہوئے۔

۴ مئی۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کئی روز سے نقاہت اور ضعف میں مبتلا رہیں۔ احباب اس بزرگ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم گذشتہ دنوں زیادہ بیمار رہیں۔ سمت درد اور چکر آنے کے دورے ہوتے رہتے۔ چنانچہ ڈاکٹری مشورہ کے لئے آپ کو امرتسر بھی لے جانا پڑا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ البتہ چکر آنے کی تکلیف باقی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے کی علالت جاری ہے۔ خفیف سا افاقہ ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

زائرین قادیان

۱۸ اپریل۔ ملک عبد الرحیم صاحب بلجد ملک محمد بشیر صاحب ہیڈ کلرک نظارت علیا قادیان لالہ موسیٰ (گجرات) سے قادیان آئے آپ اس سے قبل ۱۵ فروری کو قادیان آئے تھے اور ۱۴ اپریل کو واپس چلے گئے تھے۔

۲۶ اپریل۔ زیارت مقامات مقدسہ کے بعد قاضی عبد السلام صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) اپنے بیٹے عزیزم ناصر احمد کے ہمراہ ربوہ کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔

۳۰ اپریل۔ ملک برکت اللہ خان صاحب بعد زیارت قادیان پاکستان واپس چلے گئے۔

۳ مئی۔ حضرت عبد الخالق صاحب ابن حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی مع اہلیہ محترمہ دہلی سے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے وارد دار الامان ہوئے۔ ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

شادی خانہ آبادی

چوہدری فتح محمد صاحب نگرانی کلرک دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ۱۲ اپریل کو چھ صد پانچ روپیہ مہر پر صغریٰ بی بی صاحبہ بنت مکرم نصیر الدین خان صاحب سے بمقام بیکالی ضلع کٹک (اڑیسہ) شادی کر کے ۲۷ اپریل کو قادیان واپس آ گئے۔ احباب اسکے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

پہلے جو رشتہ طے ہوا تھا اس کی بوجہ لڑکی قاصد انکار ہو جانے کی اطلاع کٹک میں موصول

(باقی صفحہ پر)

جملہ مبلغین اپنا حساب صاف کرالیں

۳۰ اپریل کے گذرنے پر صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال کے آخری بل ۱۵ مئی تک دفتر کے بغرض منظوری بھیج دیے جاویں گے۔ اس لئے سب مبلغ صاحب کا کوئی بل کا مالی قابل وصول ہو اس کی نقل فوری طور پر دفتر میں بھیج دیں۔ تا یہ آمد کرایا جا سکے۔ ۳۰ مئی کے بعد آنے والے بلوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے تاج آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی حقیقی محبت اور عظمت دلوں میں پیدا کرو

(اور)

اُسے قومی جذبہ بناؤ

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے تو میں

گذشتہ جمعہ کے خطبہ کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں اس خوف کا اظہار کیا تھا۔ کہ اس سال کے چندہ تحریک جدید کے جو وعدے ہیں۔ وہ بجائے گذشتہ سال سے زیادہ ہونے کے اس وقت کمی پر جا رہے ہیں۔ اور جماعت کے دوستوں کو تحریک کی تھی۔ کہ جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوا کر اس کمی کو پورا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر

کہ اس نے جماعت کو اس بات کی توفیق دی۔ کہ پیشتر اس کے کہ دوسرا جمعہ آئے اس نے گذشتہ کمی بھی پوری کر دی۔ اور گذشتہ سال سے وعدے بھی بڑھ گئے۔

کام کرنے والی قوموں کے لئے یہ اصل مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کا

ہر قدم پہلے کی نسبت آگے

پڑے۔ اور ان کے کام بڑھتے چلے جائیں۔ کام کے لحاظ سے دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں جو کچھ نہ کچھ کرتی ہو۔ لیکن فرق کام کرنے اور نہ کرنے والی قوموں میں یہی ہوتا ہے کہ کسی قوم ایک جگہ کھڑی رہتی ہے۔ یا اس کا قدم پیچھے پڑنے لگتا ہے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے بڑھانا ہوتا ہے اور جو کام کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان کا ہر قدم پہلے سے آگے پڑتا ہے۔ اور اس لئے سلسلہ کے کاموں کے متعلق مجھے ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ

ہمارا ہر قدم پہلے سے آگے

پڑے۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت ترقی کی طرف ہی جا رہی ہے۔ کیا بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ قربانیوں کے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے کہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو اس وقت

ہماری خاص توجہ

چاہتی ہیں۔ میری مراد ان نقائص سے ہے جو جماعتوں کے بڑھنے سے پیدا ہو جاتے ہیں ان میں سے بعض ہم میں سے بھی بعض میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ لوگ ایمان اور اس کے اثرات کے لحاظ سے اس پایہ کے نہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ ایسے نقص اس وقت تک دور نہیں ہو سکتے۔ جب تک کلی طور پر ساری جماعت میں یہ احساس پیدا نہ ہو جائے۔ کہ ایسا وجود جماعت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

اصلاح کی طرف انسان کا پہلا قدم

احساس کی درستی کے ساتھ اُٹھتا ہے۔ اور جب کسی قوم میں اصلاح کا زبردست جذبہ پیدا ہو جائے۔ تو یا تو ایسے کمزور افراد اس میں آتے ہی نہیں۔ اور اگر آتے ہیں۔ تو اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ جتنا جذبہ کسی قوم میں مضبوط پیدا ہو جائے۔ اتنا ہی وہ کمزور افراد کو برداشت نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں میں

بعض باتیں

ایسی ہیں جو بہت بڑی ہیں۔ مگر ان کے متعلق ان میں صحیح جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے ایسے افراد ان میں ہیں۔ جو ان باتوں میں کمزوری دکھا جاتے ہیں۔

مسلمانوں سے میری مراد اس پاک زمانہ کے مسلمان نہیں۔ جب وہ صحیح طور پر اسلام کی تعلیم پر چلتے تھے۔ بلکہ میری مراد

موجودہ زمانہ کے گرے ہوئے مسلمانوں

سے ہے۔ انہیں دیکھ کر مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ کہ ان میں خدا تعالیٰ کی محبت اتنی نہیں جتنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ آج مسلمانوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی محبت ہے۔ جتنی ہونی چاہیئے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے بڑھی ہوئی ہے۔ گو وہ بھی کم ہے۔ نسبتی طور پر اگر کمی ہو۔ تو وہ بھی ایمان کو قائم رکھنے والی چیز ہوتی ہے۔ مگر وہ نسبت بھی آج ٹوٹ چکی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی مسلمان کوئی بات نہیں کرتا۔ مگر ایسے ہزاروں مسلمان ہیں۔ جو

خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف

بات کر دیتے ہیں۔ ہزاروں۔ لاکھوں مثالیں اس قسم کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔

میں جب حج کے لئے گیا۔ تو اسی جہاز میں بعض مسلمان نوجوان بھی سوار تھے۔ جو بیرسٹری کی تعلیم کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ اور وہ سارا دن

مذہب اور خدا تعالیٰ

کی ذات کے خلاف حملے کرتے رہتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی اس کی صفات اور مذہب کی ضرورت کی ہنسی اڑاتے تھے۔ کئی دن تک یہی حال رہا۔ ان میں

ایک ہندو نوجوان

بھی تھا۔ اور وہ بھی۔ ویسا ہی دہریہ مزاج تھا جیسے مسلمان۔ وہ سارے مل کر اعتراض کرتے رہتے تھے۔ اور میں ان کو جواب دیتا تھا ان کے اعتراض بھی کوئی علمی اعتراض نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ہنسی مذاق کی قسم کے اعتراضات کرتے تھے۔ بیشتر اعتراض اس قسم کے ہوتے تھے۔ کہ مثلاً جہاز کا سٹوارٹ جو کھانا لاتا ہے وہ پانچ چھ پلیٹیں اُٹھا لاتا ہے۔ اور میں یہ چھوٹا سا تنکا میز پر رکھتا ہوں۔ خدا اسے تو یہاں سے اُٹھا دے۔ اس قسم کی باتوں کے دوران میں مذہب کے ساتھ ہنسی کرتے کرتے ایک دن اس ہندو نوجوان نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف

کوئی بات کہہ دی۔ اس پر وہ سب مسلمان نوجوان طیش میں آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ حالانکہ وہ خود سارا سارا دن خدا تعالیٰ کا مذاق اُڑاتے رہتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر خدا ہی کوئی نہیں۔ تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رسول رہتے ہی نہیں ان کی تو ساری عمر ہی اس خیال کے پھیلانے میں صرف ہوئی۔ کہ خدا ایک ہے وہ زندہ خدا ہے۔ اور وہی اس دنیا کا سارا کارخانہ چلاتا ہے۔ اگر خدا ہی کوئی نہیں۔ اور نہ وہ اس دنیا کے کارخانے کو چلاتا ہے۔ اور یہ سب باتیں غلط ہیں۔ تو پھر یہ تعلیم پھیلانے والا کتنے اعتراض کے نیچے ہے۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ ہم دلیل وغیرہ نہیں جانتے ہمیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے محبت

ہے۔ اور ان کے خلاف ہم کوئی بات نہیں سن سکتے۔ یہ بالکل عیسائیوں والی کیفیت ہے۔ وہ بھی خدا کے خلاف باتیں کر لیتے ہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ ان میں سے جو دہریہ ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خلاف

کوئی بات نہیں سن سکتے۔ میں جب ولایت گیا۔ تو وہاں بعض دوست ایک دہریہ ڈاکٹر کو میرے ساتھ ملاقات کے لئے لائے۔ میں نے ان سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کے دل میں مذہب موجود ہے۔ مگر اس نے کہا کہ نہیں میں کلی طور پر مذہب کو چھوڑ چکا ہوں۔ میں نے باتوں باتوں میں بعض وہ اعتراضات جو اناجیل کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر پڑتے ہیں بیان کئے تو وہ طیش میں آ گئے۔ اور کہنے لگے کہ

آپ یسوع مسیح پر اعتراض کیوں کرتے ہیں

میں نے کہا کہ جب آپ مذہب کے ہی قائل نہیں۔ تو پھر حضرت عیسےٰ کی عزت آپ کیوں کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ نہیں میں حضرت عیسےٰ پر اعتراض برداشت نہیں کر سکتا۔ تو

مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ

ایسا ہے۔ جو اس نسبت کو قائم نہیں رکھ رہا۔ جو خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام میں ہے۔ اور اس وجہ سے وہ عقلی توازن بھی کھو بیٹھا ہے۔ جو انسان بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی قرار دیتا ہے۔ اور وہ بھی اسی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ اور اپنے عقلی توازن کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ یہ فرق اس لئے ہے۔ کہ مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے جذبات بڑھانے کے لئے پورا زور لگایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے اتنا زور نہیں لگایا گیا۔ اور اس لئے

اللہ تعالیٰ سے محبت کا احساس

قوم میں شدید نہیں ہوا۔ کسی کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اور اس نے کسی مجلس میں اظہار کیا۔ تو لوگوں نے وہ غیرت نہیں دکھائی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دکھائی۔ اس لئے قوم میں ایک جذبہ بڑھتا گیا۔ اور دوسرا کم ہوتا گیا۔ یہی حال

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے دوسرے دن کی کارروائی کی مختصر روئداد

قربانی۔ ایثار اور اسلام سے محبت کا شاندار مظاہرہ۔ چندۂ خاص کی ایک تحریک

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے میزانیوں کی منظوری۔ بعض دیگر اہم فیصلے

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۷ راپریل۔ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس آج صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت طبع کی وجہ سے حضور کی ہدایت کے مطابق چیئرمین کے فرائض جناب مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب نے سرانجام دیئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو حافظ ڈاکٹر محمود احمد صاحب سرگودہا نے کی۔ تلاوت کے بعد صاحب صدر نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

ازاں بعد سب سے پہلے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ان فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ پیش فرمائی۔ جو گذشتہ سال مجلس مشاورت میں ہوئے تھے۔ پھر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے سال رواں میں اضافہ ہائے بجٹ کی تفصیل پڑھ کر سنائی۔

چندہ خاص کی ایک تحریک

اس کے بعد مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کراچی نے سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پیش فرمائی اور مجلس نے اس پر غور وخوض شروع کیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مجلس نے ایک چندۂ خاص کی اس تحریک کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ جس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:۔

آئندہ تین سال کے لئے ہر موصی اپنے چندہ میں دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصی ایک پیسہ فی روپیہ ایزادی کرے۔ یہ زیادتی لازمی ہو۔ اختیاری نہ ہو۔ تین سال گذرنے کے بعد اس پر پھر غور کیا جائے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ایک یا دو سال کے لئے اسے مزید جاری رکھا جائے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:۔

مکرم چودھری اسداللہ خاں صاحب لاہور۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب لاہور۔ جلال الدین صاحب قمر واہ کینٹ۔ ملک احسان اللہ صاحب لاہور۔ مجمود احمد صاحب ناصر راولپنڈی۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجرات۔ میاں عطاء اللہ صاحب راولپنڈی۔ ڈاکٹر سرہ بخش صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ملک کرم الٰہی صاحب کوئٹہ۔ ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب پشاور۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قائد آباد۔ اور مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ۔

قربانی اور اخلاص کا ایمان افروز منظر

مکرم میاں غلام محمد صاحب نے اپنی تقریر میں اس چندے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے تحریک فرمائی۔ کہ ہمیں اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ نقد یا وعدوں کی صورت میں فوری طور پر اسی وقت پیش کر دینا چاہیئے۔ نمائندگان نے اس تحریک کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ اور فوراً اپنی اور اپنی جماعتوں کی طرف سے نقد یا وعدہ کی صورت میں اپنا چندہ لکھوانا شروع کر دیا۔

یہ ایک نہایت ایمان افروز منظر تھا جبکہ تمام احباب فاستبقوا الخیرات کے ارشاد خداوندی کے مطابق ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس نیک تحریک میں حصہ لے رہے تھے چنانچہ ایک نہایت قلیل وقت میں نہ صرف یہ کہ چندہ کی مطلوبہ رقم پوری ہو گئی۔ بلکہ یہ رقم نقد اور وعدوں کو ملا کر ساٹھ ہزار روپے سے بھی تجاوز کر گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک بج کر بیس منٹ پر اجلاس کھانے اور نماز ظہر وعصر کے لئے ملتوی ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا اس میں بجٹ صدر انجمن احمدیہ کے متعلق سب کمیٹی کی مختلف سفارشات پر غور کیا گیا اور متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے متعدد فیصلے کئے گئے جنہیں منظوری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور حضور نے ان میں سے اکثر کو منظور فرما لیا۔ اس بحث میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے حصہ لیا۔

ڈاکٹر شاہنواز خاں صاحب پشاور۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قائد آباد۔ میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان۔ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور۔ میاں عبدالسلام صاحب عمر سندھ۔

بعض فیصلے

بعض فیصلے جنہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرمایا۔ درج ذیل ہیں:۔

(۱) آمد وخرچ کو متوازن کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کی آمد میں بارہ ہزار روپیہ کی کمی کی جائے۔ اور خرچ میں صدر انجمن کا ہر ادارہ معین طور پر ۵ فی صدی کی کمی کر کے اس کی منظوری مالی کمیٹی سے لے اختلاف کی صورت میں نظارت علیا فیصلہ کرے۔

(۲) ناظروں کے لئے امیدوار ٹرینڈ کرنے کی غرض سے دو نئی آسامیاں منظور کی جائیں لیکن کوشش کی جائے۔ کہ موجودہ نائب ناظروں میں سے جو آسامیاں خالی ہیں۔ ان میں سے فی الحال دو آسامیاں پر نہ کی جائیں۔ تاکہ اس وقت سلسلہ پر مزید بار نہ پڑے۔

(۳) تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اخراجات کو کم کرنے کی غرض سے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو سکول کے آمد وخرچ کا جائزہ لے اسی طرح تعلیم الاسلام کالج لاہور کے آمد وخرچ کا جائزہ لینے کے لئے بھی ایک کمشن مقرر کیا جائے۔ احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کی گرانٹ پندرہ سو سے بڑھا کر کم از کم پچیس سو کر دی جائے۔ لیکن اس ضمن میں بھی اخراجات میں پانچ فی صدی کمی کرنے کے فیصلہ کو بہر صورت مدنظر رکھا جائے۔

(۴) بجٹ صدر انجمن احمدیہ میں اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی جو ایک آسامی تخفیف میں لائی گئی ہے۔ اسے بحال کیا جائے۔

(۵) نور ہسپتال ربوہ میں ایک ماہر سرجن کی آسامی رکھی جائے۔ جس کے لئے ۳۵۰۔۲۰۔۸۰۰ کا گریڈ ہو۔ اسے پرائیویٹ پریکٹس کی بھی اجازت ہو۔ البتہ اپریشن فیس میں سے تیس فی صدی وہ ہسپتال کے فنڈ میں دے اس طرح ایک ماہر فزیشن کی آسامی بھی نور ہسپتال کے لئے رکھنے کا فیصلہ ہوا۔

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ

مجلس نے مجموعی طور پر آئندہ سال کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۱۲۵۶۲۷۶ روپے آمد اور اتنے ہی خرچ کا منظور کیا۔ مگر اس میں آخری نظر ثانی کی گنجائش رکھی گئی۔ اس کے بعد نمائندگان نے تحریک جدید کے میزانیہ پر غور کیا۔ اور سب کمیٹی کی سفارشات میں سے بعض کو ترامیم کے ساتھ اور بعض کو اصل صورت میں متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے قبول کر کے آخری منظوری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ تحریک جدید کا جو میزانیہ مجلس نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ وہ ۱۳۶۷۹۱۰ روپے خرچ اور اتنی ہی آمد پر مشتمل ہے۔

بعض اور تجاویز

مجلس شوریٰ نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹ منظور کرنے کے علاوہ بعض اور تجاویز پر بھی غور کیا۔ مثلاً اس نے نظارت بہشتی مقبرہ کی یہ دونوں تجاویز منظور کریں۔ کہ

(۱) جس موصی کی وصیت اس کی درخواست کی بناء پر منسوخ ہو۔ اور وہ بعد میں کسی وقت اپنی وصیت بحال کرانا چاہے۔ تو اس کی وصیت اس وقت تک بحال نہ کی جائے گی۔ جب تک وہ اپنا تمام بقایا تا تاریخ بحالی حصہ وصیت ادا نہ کرے۔ اور اگر وہ نئی وصیت کرے۔ تو اس صورت میں بھی اگر پہلی وصیت کا کوئی بقایا اس کے ذمہ ہے۔ جب تک وہ نہ ادا نہ کرے نئی وصیت منظور نہ کی جائے گی۔

(۲) جس شخص کی وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے جب تک وہ سارا بقایا ادا نہ کرے اس کی وصیت بحال نہ کی جائے گی

شوریٰ نے تحریک جدید کی طرف سے پیش کردہ مسودہ قواعد وقف کے متعلق فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ قواعد نہایت اہم ہیں۔ اور ان پر خاطر خواہ غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا اسلئے اس سال یہ مسودہ غور کیلئے پیش نہ کیا جائے۔ بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسودہ کو بعض اہم خامیوں کی بناء پر مسترد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ (خورشید احمد)

(الفضل ۹ ؍ ۴ ؍ ۵۹)

مولوی عبدالرحیم صاحب راٹھور توجہ کریں

مولوی صاحب کراچی میں تھے۔ ایک سال سے ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ مولوی صاحب یا جو کوئی دوست جن کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو اطلاع دیں۔

غلام محمد راٹھور
معرفت ایڈیٹر بدر

حضور پر قاتلانہ حملہ کے متعلق پریس کی مذمت!

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف ہندو پاکستان کے اخبارات نے متفقہ آواز بلند کی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ فعل نہایت ناعاقبت نااندیشانہ اور قابلِ نفرین ہے۔ گذشتہ کئی اشاعتوں میں بھی ہم اخبارات کے اقتباسات درج کر چکے ہیں ذیل میں ہم دو اخبارات سے اقتباس پیش کرتے ہیں کاش ناسمجھ لوگ اپنی ناسمجھی سے باز آجائیں۔ اور ان کو اس بات کا شعور حاصل ہو کہ ایسے افعال اسلام اور ملت بیضا کے چہرہ پر بدنما داغ ہیں۔

زیر عنوان "مرزا البشیر الدین احمد پر قاتلانہ حملہ" جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "دلچسپ" مدراس رقمطراز ہیں۔

"یہ نہایت افسوسناک ذہنیت ہے کہ معمولی سے معمولی چیزوں کو بڑھا چڑھا کر فتنہ و فساد کا مرکز بنا دیتے ہیں۔ اور اس ملک میں جہاں اکالی قوا تین کے لئے رات دن چیخ و پکار ہوتی رہتی ہے۔ اسلامی ہی کی خلاف ورزی عمل میں آرہی ہے۔ یہ مسلم قوم کی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ ایک طرف تو بلند و بانگ اسلامی دعوے ہیں۔ اور دوسری طرف ان دعووں کا رد عمل شروع ہو جاتے۔ اس سلسلے میں حال کی افسوسناک اطلاع سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ لاہور سے سو میل کے فاصلہ پر ربوہ نامی مقام پر مولانا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ پر دن دہاڑے حملہ ہوا۔ اور وہ بھی کسی غیر قوم کے فرد سے نہیں بلکہ ایک مسلمان ہی کے ہاتھوں۔

یہاں یہ بتانا ضروری نہیں کہ حملہ کس لئے ہوا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حملہ کرنے والا کون ہے اور کس بنا پر اس حملہ کی اس میں جرأت پیدا ہوئی۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ عام طور پر ذاتی عناد پر ایک دوسرے سے اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ اور فساد کی نوعیت اختیار کر جاتے ہیں۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو یہ اختلاف کسی ذاتی عناد و دشمنی سے نہیں۔ بلکہ عقائد کے اختلاف کی بنا پر عمل میں آیا۔ یوں تو ہم احمدی نہیں اور نہ ہی ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار رہیں کہ احمدی اپنے عقائد کے لحاظ سے مسلمان نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس ہر وہ شخص مسلمان ہے۔ جس کا کلمہ ہمارا کلمہ ہو۔ جس کی کتاب ہماری کتاب ہو۔ اور جس کا قبلہ ہمارا قبلہ ہو۔ اس ضمن میں ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے احمدیوں کے ساتھ رہ کر دیکھا ہے۔ وہ تو آکلوں پر تبلیغ کا سودا اپنے سر میں سمائے پھرتے ہیں اور جہاں بھی جاتے ہیں۔ اور جو بات بھی کرتے ہیں اس میں اسلام ہی اسلام ہوتا ہے۔

اس کا تجربہ تو ہم کو ہمارے نوجوان بلند ذہنیت اور صحافی بھائی جناب کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان سے ہو گیا ہے۔ ان کی باتوں سے پایا ہے کہ احمدی سوائے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اور کسی چیز کو اپنا مقصد نہیں بناتے ہاں یہ سچ ہے کہ احمدی سوائے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اور کسی چیز کو اپنا مقصد نہیں بناتے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ حضرت مسیح ناصری کے متعلق اپنے عقائد ہم سے کچھ جداگانہ رکھتے ہیں لیکن اس بنا پر تو کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور نہ اس سے اسلام کے بنیادی اصولوں میں کوئی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اس سے جدا ہو کر دیکھا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ وہ ہم سے کہیں زیادہ مذہب اور ملت کے قائل ہیں۔ اور اپنا جینا اور مرنا بھی قرآن کے لئے بتاتے ہیں۔ اور بات ہے بھی کچھ ایسی کہ ان احمدیوں کے اشاعت اسلام والے کارنامے حقیقت شاندار ہیں جن کا ہم اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مغربی ممالک میں اسلام کی احمدیوں نے ایک بھاری خدمت انجام دی ہے، ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ہم بنگلور جا رہے تھے کہ اتفاقاً ایک احمدی بھائی سے ملاقات ہوگئی رات بھر کا سفر تو اسلام کی باتوں میں گذرا اور وہ صاحب جو احمدی تھے۔ بار بار وقت پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ احمدی بھائی نے تو تہجد تک کو سفر میں ملتوی نہ کیا۔ اور پھر جب صبح ہوئی تو نماز فجر بھی پڑھ لی یہ ایسی چیز ہے جس کو ایک صالح فطرت انسان دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دراصل بات یہ ہے بھی کچھ ایسی ہی کہ مسلمان اپنی باتوں کا نقشہ اپنے عمل میں کھینچ دیتا ہے اور اسی کسوٹی پر ہم نے احمدیوں کو پورے اترتے دیکھا ہے۔

کتنا افسوس کا مقام ہے کہ عقائد کو اختلاف و عناد کا مرکز بنا کر مولانا سے موصوف کی جان لینے تک کی ٹھان لی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا نماز عصر کی نماز پڑھ کر باہر نکلے ہی تھے کہ کسی شقی القلب شیطان نما انسان نے ان پر چھرے سے حملہ کر دیا اور یہ وار آپ کی گردن پر پڑا۔ لیکن یہ خدائے عزوجل کی قدرت کا کرشمہ تھا کہ مولانا موصوف اس حملہ سے بال بال بچ گئے۔ اس کے بعد حملہ آور کو فوراً دو آدمیوں نے گرفتار کر لیا۔ اس گرفتاری میں ان کے زخم آئے۔

کیا اس حملہ سے دنیا کی دوسری قومیں کیا نتیجہ اخذ کریں گی۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ مسلمان جیسی دنیا کی سب سے بڑی قوم جو ہمیشہ سے رواداری اور مساوات کا درس دہراتی آئی ہے۔ وہ خود قبل از اسلام کی وحشیانہ حرکات کی حامل ہے۔ کیا ایسے حملوں کے بعد دنیا کی قومیں ہماری طرف سے پیش کئے جانے والے قرآنی ہدایات کو اپنا راہ نما بنا سکتی ہیں۔ ایسے جارحانہ عمل کو روکنے ہی کے لئے تو اسلام کا دنیا میں ظہور ہوا۔ اگر مسلمان اب بھی سنبھلنا چاہیں تو ان کے لئے موقع ہے کہ ایسے وحشیانہ خیالات کو دور کرکے اصلاح عمل کی کوشش کریں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ انہیں اعمال کی وجہ سے دنیا میں ان کا نام و نشان بھی نہ رہے گا۔ اور خود بھی تباہ ہو کر رہیں گے۔ اور جب خود مسلمان اپنی تباہی کے سامان پیدا کریں گے تو ارشاد خداوندی کے بموجب ان کو تباہی سے خدا بھی نہیں بچا سکے گا۔"

دلچسپ ۳۰ مارچ (سہ شنبہ)

"دین میں تشدد" کے زیر عنوان ہفت روزہ "روشنی" سری نگر رقمطراز ہے:-

"ہم نے اس خبر کو مسرت سے سنا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کے زخم کی پٹی اتار دی گئی ہے۔ اور آپ کا زخم اب اچھا ہو گیا ہے قارئین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ دنوں ربوہ میں ایک فتنہ انگیز ملعون نے آپ پر چھری سے وار کیا تھا۔ اور آپ کی گردن پر ہلکا زخم لگا تھا۔ یہ تو فضل خداوندی ہے کہ موصوف صحت یاب ہو گئے۔ اور قاتل اپنے ارادہ میں ناکام ہو کر خود قانون کے شکنجے میں جکڑا گیا ہے۔ قاتل اور اس کی پشت پناہ جماعت پر دنیا بھر کے سنجیدہ حلقوں سے نفرت و لعنت کی بوچھاڑ بھیجی جا رہی ہے۔ کیونکہ مذہبی معاملات میں تشدد کو روا رکھنا صرف یہ ضلالت اور گمراہی ہے۔ اسلام نے مذہبیات میں بنیادی اصول اسے قرار دیا ہے۔ لا اکراہ فی الدین یعنی "دین میں کوئی جبر نہیں" بہرحال جو عاقبت نااندیش اور جاہل دین میں تشدد اور قتل و غارت کو روا رکھتے ہیں وہ سفاک۔ درندے اور بھیڑیے ہیں۔ جو دین کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ہمیں خود خلیفہ صاحب قادیان سے بعض امور میں اختلاف ہے۔ لیکن اختلافات کی آڑ میں خونی کھیل کا مظاہرہ کرنا انسانیت نہیں۔ درندگی، ذلیل ترین کمینگی ہے ہمیں امید ہے کہ قاتل اور اس کی مددگار جماعت کا حکومت پاکستان مکمل طور پر خاتمہ کرے گی۔

(۳۰-۴-۵۴)

ریویو

"آزاد نوجوان" کا سلطان القلم نمبر

رسالہ "آزاد نوجوان" کا سلطان القلم نمبر ہمارے ہاتھ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق تیس صفحات پر مشتمل نہایت ہی مفید اور قابلِ مطالعہ مضامین سے پُر ہے۔ باوجود اس کے اس کی قیمت دو آنہ ہے۔ احباب نہ صرف اسے اپنے مطالعہ کے لئے بلکہ دوسروں کو تبلیغ کی خاطر بھی اسے منگوائیں۔

(پتہ) آزاد نوجوان مدراس ۸

احباب خدا کے مال سے قربانی کریں

نہ صرف مال بلکہ ہر شئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ پھر جب اس کے دین کی خاطر اسی کی طرف سے ہمیں مالی قربانی کی ندا آئے تو ہمیں فوراً توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ہم اپنا مال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ امانت میں سے واپس کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر ترجیح دینے کا یہ ادنیٰ طریق ہے۔ احباب کی طرف سے تحریک جدید کے چندوں میں ادائیگی میں سستی ہو رہی ہے۔ اسے جلد دور کریں۔ خاکسار

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ملزم کا چالان کر دیا گیا

جھنگ ۱۹ اپریل۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزم عبد الحمید کا چالان ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کر دیا گیا ملزم کی جانب سے مہر فلک شیر وکیل ہیں۔

درخواست دعا

رحیم خان صاحب کیرنگ (اڑلیسہ) کی والدہ محترمہ بعمر ۸۵ سال ۲۷ اپریل کو وفات پا گئیں مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شذرات

اقلیتیں ۔ کانگرس اور تبلیغ

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے صدر صاحبان اور کانگرس لیجسلیچر پارٹیوں کے لیڈروں کو ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ تلقین کی ہے۔ کہ اقلیتوں میں کانگرس کا اعتماد پیدا کیا جائے۔ اور ان کو سروس اور رفاہ عام کے دوسرے اداروں میں مناسب نمائندگی دی جائے۔ اس مراسلہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اقلیتوں میں ایک طرح کی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک طرف وہ کمیونزم اور دوسری طرف فرقہ پرستی سے دوچار ہیں۔ مختلف پارٹیاں اقلیتوں کو کانگرس کے دائرہ اثر سے نکالنے کی کوشش میں ہیں۔ اقلیتیں محسوس کرتی ہیں کہ ان کے ساتھ ملازمتوں میں انصاف نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کانگرسی تنظیم میں ان کو مناسب نمائندگی دی جاتی ہے۔ اقلیتوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ ان کو ذمہ داری میں حصہ بطور حق دیا جا رہا ہے۔ نہ کہ بطور خیرات یا بخشش۔

کانگرس نے اقلیتوں کی مایوسی اور عدم تحفظ کے احساس کی صحیح تشخیص کی ہے۔ اور بار بار پنڈت نہرو تعصب اور فرقہ وارانہ ذہنیت کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حکومت اس امر کا اقرار کر چکی ہے۔ کہ فوجی بھرتی میں مسلمانوں سے بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ افسران کی بھرتی کے امتحانات کے نتائج بھی یقیناً حوصلہ شکن ہیں۔ رواداری۔ عدم تعصب ہر قیمت پر انصاف ایسے ضروری اوصاف ہیں کہ جن کے بغیر بھارت جیسی سرزمین جو متفرق و مختلف مذاہب کی آماجگاہ ہے۔ ترقی کی شاہراہوں پر تیزی سے پیشرفت نہیں کر سکتی۔ ایسی منفی باتوں پر بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پریس کا ایک حصہ فرقہ وارانہ ذہنیت کے پھیلانے کو اس طرح فرض جانتا ہے۔ گویا کہ وہ اس کے سرچشمہ حیات ہے تقسیم ملک سے اس وقت تک بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے بارہ میں غیر مسلموں نے گستاخانہ باتیں لکھیں اور ہمیشہ ہی ایسے ملک دشمن اور امن دشمن اخبارات نے ان کی تائید کی اور اس امر کو سختی سے برا منایا کہ مسلمان اپنی انتہائی تکلیف کا اظہار ہی کیوں کرتے ہیں۔ یہی لوگ زبان کے مسئلہ پر اردو کے حامی مسلمانوں کو ملک کا دشمن اور متعصب قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم یو۔پی کے وزیر داخلہ کے اس بیان کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ بعض عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں سے حکومت کو تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور مرکزی حکومت سے اس بارہ میں مشورہ کیا جا رہا ہے۔ ان مشنریوں نے عام انتخابات میں بھی دلچسپی لی ہے۔

ہماری یہ گذارش ہے کہ اگر بدیشی مشنریوں نے درپردہ سیاسیات میں الجھنا شروع کیا ہے تو اس کا ضرور سدباب ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ نہ ہو۔ کہ جن سنگھ وغیرہ متعصب جماعتوں کے پراپیگنڈا اور ان سے متاثر افسران کی رپورٹوں پر انحصار کر کے بھارت کے شہریوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ سے روک دیا جائے یہ ظاہر ہے کہ اس بارہ میں صد درجہ احتیاط درکار ہے۔ اور جو لوگ اقلیتوں پر جا وبے غداری وغیرہ کے الزام لگاتے ہیں۔ ان کی زبان بندی بھی ضروری ہونی چاہیئے۔ وہ منافرت پھیلاتے ہیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کی وفات پر تعزیتی پیغام

پر

وزیر اعظم مشرقی پنجاب کا جواب

جناب ڈاکٹر ستیہ پال سپیکر پنجاب اسمبلی کی وفات پر محترم ناظر صاحب امور عامہ قادیان نے جو تعزیتی برقیہ ارسال کیا تھا۔ اس کے جواب میں جناب بھیم سین سچر وزیر اعظم پنجاب نے ذیل کا جواب ارسال فرمایا ہے:-

P.M.R/ 6 2 4 2 6 D.O. No.

چیف منسٹر پنجاب پنڈی گرمہ - ۲۲ اپریل ۱۹۵۴

میرے پیارے ناظر صاحب

ڈاکٹر ستیہ پال کی غمناک اچانک وفات پر آپ کے محبت بھرے پیغام کا ممنون ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب کو عظیم نقصان پہنچا ہے۔ میں نے آپ کے تعزیتی جذبات ان کے خاندان کو پہنچا دیئے ہیں اور وہ اس کے لئے ممنون ہیں۔ اور یہ اُن کے لئے باعث تسلی ہے۔

آپ کا مخلص

بھیم سین سچر

اکثر شب تنہائی میں

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل۔ لاہور

(۱)

رات تنہائی میں تھوڑی دیر سو جانے کے بعد
آنکھ کھل جاتی ہے یکدم اور میرے سامنے
قادیان دار الامان کا نقشہ آ جاتا ہے
اور میں تکتا ہوں اس بے چین دل کو تھامنے

(۲)

سوچتا ہوں کیا ہوا کیونکر ہوا ویراں ہوئے
چین سے بیٹھے بٹھائے عرضۂ طوفاں ہوئے
حملۂ دوناں ہوا محتاج یک دہقاں ہوئے
ہائے دکھلایا ہے یہ کیا گردشِ ایام نے

(۳)

زلزلوں کا یہ سماں۔ اب دیکھئے کب تک رہے
منقلب دورِ زماں۔ اب دیکھئے کب تک رہے
یار ہم سے بدگماں۔ اب دیکھئے کب تک رہے
جو دعا و صبر سکھلایا نہیں اسلام نے

(۴)

نصرتِ حق آ۔ اگر آتی ہے تو آ بشتاب
دل ہوئے جاتے ہیں سوزِ ہجر سے اپنے کباب
ہم اندھیرے میں بھٹکتے ہیں دکھا ماہِ صواب
وعدے پورے ہوں گے جو احمدی الہام نے

(۵)

دوحہ اسماعیل کا سرسبز رکھتا ہے اگر
آبیاری آنسوؤں سے اس کی صبح و شام کر
پھول تو کھلنے لگے ہیں جلد آئے گا ثمر
یہ بشارت نظم کی ہے اکمل گمنام نے

ہندی ٹھونسنا نامناسب ہے

اردو ہندی کے مسئلہ کو جذبہ بانا تر ام بنا

دیکھا گیا ہے ہندی کو تمام ... سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر ہریجن ... آباد مسٹر مگن بھائی پی ڈیسائی نے کہا کہ حکومت صرف سنگینوں کی مدد سے علاقائی زبانیں بولنے والوں پر ہندی زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے ٹھونس سکتی ہے

علاوہ ازیں علاقائی زبانوں کو پھولنے پھلنے کی پوری آزادی دی گئی ہے۔ باوجود اس کے بعض لوگ بلا وجہ اردو کے خلاف موقعہ بے موقعہ برستے رہتے ہیں۔ لیکن مقام شکر ہے کہ عوام و حکومت کے طبقات میں سے حقیقت شناس و حقیقت پسند افراد کی کمی نہیں۔ ان کا نقطۂ نظر ہمارے نقطۂ نظر سے مطابقت رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی طرح ہند پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے ہندی کی ترقی کے تعلق میں بتایا کہ اس مسئلہ کو جذبات کے تحت نہ دیکھا جائے۔ اور ہندی نہ بولنے والی ریاستوں کو یہ محسوس نہ ہونے دیا جائے کہ ان پر ہندی زبان ٹھونسی جا رہی ہے بحث میں حصہ لینے والے اکثر ممبروں نے بھی اس امر کی تائید کی۔ ڈاکٹر کاٹجو نے اردو شاعروں کی تعریف کی اور اردو کو ہندوستان کی ہی زبان قرار دیا۔ مسٹر الیس موز مدار نے کہا کہ قومی زبان زندہ اور عوامی ہونی چاہیئے۔ جو نئے الفاظ بنائے جا رہے ہیں وہ مصنوعی ہیں۔ ان کا عوام سے کوئی تعلق نہیں۔ سائنسدانوں نے ہندی میں سنسکرت کے الفاظ شامل کرنے کی مذمت کی پروفیسر داڑ (یادو) بمبئی (کانگرس) نے کہا کہ اگر یو۔پی نے بازی کر پر شکل ہندی ٹھونسنے کی کوشش کی تو ہندی کی مخالفت زیادہ مضبوط ہو جائے گی اور ہندی نہ بولنے والوں میں مخالفانہ جذبہ پیدا ہو گا انہوں نے حکومت بمبئی کی اس پالیسی کی مذمت کی کہ ہندی کو ابتدائی مدارس میں رائج کیا جائے۔ ایک مدراسی ممبر نے کہا کہ وہ دزرات کا معاملہ صرف اس بنا پر سامنے آیا کہ وہاں کے لوگوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ ان پر

براہِ راست اقدام کا الٹی میٹم شہری بغاوت کی دھمکی سے کم حیثیت نہیں رکھتا تھا

کوئی حکومت بھی ایسی دھمکی کو تشویش کی نگاہ کے بغیر نہیں دیکھ سکتی تاوقتیکہ وہ ہتھیار ڈالنے یا دستبردار ہونے پر رضامند نہ ہو جائے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ جماعتوں اور فریقوں کے طرزِ عمل کا جائزہ اور ذمہ داری کا تعیّن!

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے جو جسٹس محمد منیر اور مسٹر جسٹس کیانی پر مشتمل تھی۔ فسادات کی اصل ذمہ داری آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کراچی آل مسلم پارٹیز کنونشن لاہور اور اُن مذہبی تنظیموں پر عائد کی ہے۔ جن کے نمائندے ان کنونشنوں میں شامل تھے۔ تحقیقاتی عدالت نے مجلس عمل کے اس استدلال کو مسترد کر دیا ہے کہ مجلس عمل کے "براہ راست اقدام" سے مراد یہ تھی۔ کہ بے ضرر اور پُرامن اور آئینی طریقے پر عام بے اطمینانی کا اظہار کیا جائے۔ عدالت نے رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ براہ راست اقدام کی دھمکی آئین کی رو سے قائم شدہ اتھارٹی کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ اور کوئی حکومت بھی جو حکومت کہلانے کی حقدار ہو۔ ایسے خطرے کو بغیر تشویش کے نہیں دیکھ سکتی تاوقتیکہ وہ اپنے آپ کو اس خطرے کے مقابلے کا اہل نہ پاتی ہو۔ اور وہ ہتھیار ڈالنے یا اقتدار سے دستبردار ہونے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ عدالت نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ براہِ راست اقدام کا الٹی میٹم شہری بغاوت کی دھمکی سے کم حیثیت نہ رکھتا تھا۔ رپورٹ میں تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے ارکان کو بھی جو مجلس عمل کی تشکیل میں شریک تھے۔ کنونشن کے دوسرے ممبران کی طرح فسادات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ . . . . . اور حیرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ ایک شخص حکومت کی ملازمت میں بھی رہے سرکاری خزانہ سے گرانقدر تنخواہ بھی وصول کرے اور ایک ایسی تحریک میں بھی شامل ہو جو اسی حکومت کے خلاف بغاوت سے کم نہ ہو ذیل میں رپورٹ کے پانچویں یعنی ذمہ داری والے حصے کا ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

فسادات کے اسباب بیان کرنے کے بعد ہم یہ طے کریں گے۔ کہ ان کا ذمہ دار کون تھا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ عدالت کی کارروائی میں حصہ لینے والے فریقوں کے نظریات بیان کئے جائیں جو انہوں نے پیش کئے ہیں۔

حکومتِ پنجاب اور لیگ

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سلسلے میں حکومت پنجاب اور مسلم لیگ کی کوئی رائے نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے چند سطروں کے ایک تحریری بیان پر اکتفا کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے چونکہ اس معاملے کی کوئی تحقیقات نہیں کی ہے۔ اور پورے معاملے کی تحقیقات کے لئے ایک تحقیقاتی عدالت مقرر کر دی گئی ہے اس لئے اس کا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت میں پیش کیا جائے۔ لیکن عدالت کو جس مواد کی ضرورت ہوگی۔ اسے پیش کر کے وہ اس کی اعانت کرے گی مسٹر فضل الٰہی نے بے غرض مصلح کار کی حیثیت سے عدالت میں جو دلائل پیش کئے ہیں۔ ان میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ جو شہادت پیش کی گئی ہے۔ اس کی بنا پر یہ رائے قائم کی جانی چاہئے کہ وزارت پنجاب اور مسلم لیگ فسادات کے ذمہ دار ثابت ہوئے ہیں۔ مسلم لیگ نے عدالت کی اطلاع کے لئے صرف ان قراردادوں کی نقلیں بھیجنے پر اکتفا کی ہے۔ جو اس نے منظور کی تھیں لیکن اس نے یہ رائے نہیں ظاہر کی کہ فسادات کے اسباب کیا تھے یا کون افراد یا پارٹیاں ان کے ذمہ دار تھے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بیان میں فسادات کی ذمہ داری احرار، جماعت اسلامی، علماء اور صوبائی اور مرکزی حکومتوں پر عائد کی گئی ہے انجمن نے احرار پر الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کھوئی ہوئی حیثیت دوبارہ حاصل کرنے اور عوام کی نظروں میں اپنا وقار بحال کرنے کے لئے ایک مذہبی مسئلہ سے ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ ایسی ہی اغراض جماعت اسلامی سے منسوب کی جاتی ہیں۔ اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم کرنے پر مولانا مودودی نے اس لئے زور دیا تھا۔ کہ وہ ریاست میں نمایاں ترین جگہ حاصل کریں۔ اور اسی بیان پر وہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جماعت اسلامی نے احرار اور دوسرے علماء کے ساتھ اشتراک مقصد کیا تھا۔ اس بات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے مستقبل کے آئین کے سلسلہ میں جماعت اسلامی کے آٹھ مطالبات میں نویں مطالبے کا اضافہ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو آئین ہی میں ایک غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دے دی جائے مذہبی غرض سے نہیں۔ بلکہ سیاسی غرض سے کیا گیا تھا۔ یہی مقصد ان علماء سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جو احمدیوں کے خلاف احرار کے حلیف بن گئے تھے۔ اور یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ علماء کا مقصد بھی بالکل وہی تھا۔ جو جماعت اسلامی کا تھا۔ یعنی مستقبل کے آئین کے مذہبی پہلو پر زور دے کر سیاسی اقتدار اور کنٹرول حاصل کیا جائے۔ مرکزی اور صوبائی حکومت کو اس لئے مورد الزام قرار دیا گیا ہے۔ کہ اس نے شدید پروپیگنڈا سے پیدا ہونے والے طوفان سے بے اعتنائی برتی تھی۔ جو عرصہ دراز سے پیدا ہو رہا تھا۔ ان دونوں حکومتوں میں سے ایک نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کے اس اعلان کی وجہ سے کہ حکومت پنجاب مطالبات کو صحیح تسلیم کرتی ہے۔ اور وہ ایک صوبائی وزیر کو مقرر کر رہی ہے۔ کہ وہ کراچی جا کر پنجاب کا نقطۂ نظر مرکزی حکومت کو پیش کرے۔ امن و امان بالکل درہم برہم ہو گیا۔ اور احمدیوں کے خلاف ایک دور دہشت شروع ہو گیا اور اس الزام کے ثبوت میں قتل۔ لوٹ مار اور آتشزنی کے متعدد واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو اس اعلان کے بعد لاہور میں پیش آتے ہیں۔

احرار کے نقطۂ نظر کے مطابق فسادات کی ذمہ داری پہلے تو بعض غیر ملکی طاقتوں پر عائد کی گئی ہے۔ جو پاکستان کی پالیسی میں خود اپنے مفادات کے لئے رد و بدل کرانا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ماضی میں مسلم دشمن پالیسی پر عمل کیا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں کو آلۂ کار بنایا تھا۔ احرار نے جس دوسرے فریق کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ وہ احمدی خصوصاً امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور چوہدری ظفر اللہ خاں ہیں۔ ذمہ داری کا الزام جس تیسرے فریق پر لگایا گیا ہے۔ وہ وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین اور ان کے رفقا ہیں۔ جنہوں نے مبینہ طور پر اپنی کمزوری اور قوت فیصلہ کی کمی کی وجہ سے ایک ایسی فضا پیدا کر دی۔ جو فسادات کے لئے سازگار تھی۔ اس الزام میں صوبائی حکومت اور اس کے افسروں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ جن پر طاقت کے بے جا زیادہ استعمال سے عوام کو مشتعل کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

پنجاب کی مجلس عمل کے تحریری بیانات کے مطابق فسادات کا تعلق ان عناصر سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

(۱) احمدیہ تحریک اور احمدیوں کے اشتعال انگیز رویہ سے (۲) احمدیوں کے ساتھ مرکزی اور صوبائی حکومت کے ترجیحی سلوک سے (۳) احمدی مسئلے کا بر وقت حل معلوم کرنے میں دونوں حکومتوں کی ناکامی سے (۴) عوام کے پرامن اور آئینی مظاہروں کو فرو کرنے کے لئے بہت زیادہ طاقت کے استعمال اور افسروں کے اشتعال انگیز رویہ (۵) بعض احمدی افراد اور احمدیوں کی منظم پارٹیوں سے جنہوں نے عمداً متشدد کارروائی کی۔ تا حکومت کو تحریک تحفظ ختم نبوت کو کچل دینے کا بہانہ ہاتھ آ جائے۔ اور (۶) معاشرے کے سماج دشمن عناصر سے جنہوں نے اپنے ناپسندیدہ مقاصد کے لئے لاقانونی کی فضا پیدا کر دی ہے

جماعت اسلامی نے اپنے تحریری بیان میں فسادات کی ذمہ داری پہلے خود احمدیوں پر اور پھر مرکزی و صوبائی حکومت پر عائد کی ہے۔ احمدیوں کو مورد الزام قرار دینے کے لئے جماعت نے احمدیوں کے عقائد فرقے کے بانی اور ان کی پیروی کرنے والوں کی تحریروں اور تقریروں کا ملخص لیکن مکمل حوالہ دیا گیا۔ جو مبینہ طور پر سخت اشتعال انگیز ہیں۔ اور جن کے متعلق مسلمان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان سے ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اس نے احمدیوں کی ان سرگرمیوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو علیحدگی پسندی اور غیر وفاداری پر مبنی ہیں۔ اور ان کی اس مسلسل کوشش کا ذکر کیا گیا کہ وہ عام مسلمانوں سے الگ ہو کر اپنا ایک علیحدہ اور مربوط طبقہ بنا لیں۔ جس کی کوئی چیز ان سے مشترک نہ ہو۔ اور در حقیقت ان کے استحکام کے لئے ایک خطرے کی حیثیت رکھتا ہو۔ حکومت کے خلاف بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس نے اس معاملے میں ایک کمزور غیر واضح اور متذبذب پالیسی پر عمل کیا

جس کی وجہ سے نہ صرف عوام میں بلکہ سرکاری حلقوں میں بھی سخت انتشار پیدا ہو گیا۔ حکومت پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ان مطالبات کے حق میں جو ایک طرف تمام مسلمانوں اور دوسری جانب احمدیوں کے درمیان ایک واضح تنازعہ بن گیا تھا۔ اس حکومت نے کئی مہینے تک اخباروں اور تقریروں کے ذریعہ ایک متشدد تحریک چلتی رہنے دی علماء نے جن میں امیر جماعت اسلامی بھی شامل تھے۔ اس بات کی انتہائی کوشش کی تھی۔ کہ حکومت کو اس نازک صورت حال کا احساس دلایا جائے جو پھٹ پڑنے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ حکومت مبینہ طور پر اپنی بے اعتنائی اور تذبذب کی پالیسی پر عمل کرتی رہی۔ اس لئے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ مطالبات تمام مسلمانوں کے متفقہ مطالبات تھے۔ ۲۷ فروری کو کراچی میں علماء کی گرفتاری کا حکم دے کر حکومت نے اپنے طرز عمل میں مکمل تبدیلی کا مظاہرہ کیا۔ اور بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کے بعد وسیع پیمانے پر گرفتاریوں، دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور بہت زیادہ طاقت کے استعمال کا فسادات پر کافی اثر پڑا۔ جماعت اپنے آپ کو "راست اقدام" سے بے تعلق ظاہر کرتی ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ اس نے کبھی اس طریق عمل کی تائید نہیں کی۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ جمہوری ملک میں ہر ایسے عوامی مطالبے کا سامنا کرنا اور اس کے حسن و قبح کے مطابق اس کا تصفیہ کرنا ضروری ہے۔ جو اتنی اہمیت حاصل کرے۔ جتنی کہ موجودہ صورت میں احمدیوں کے خلاف تحریک نے اختیار کر لی تھی۔

دولتانہ وزارت کا نظریہ

سابق وزیر اعلیٰ مسٹر دولتانہ کی معزول وزارت کے خیال میں بعد میں پیدا ہونے والی صورت حال کے ذمہ دار حسب ذیل اسباب تھے۔

(۱) احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کے قدیم جذبات

(۲) خود احمدیوں کا کوتاہ بینی پر مبنی رویہ جنہوں نے باقی مسلمانوں سے اپنے اختلافات طے کرنے کے بجائے ان کی نمائش کی اور ان پر زور دیا

(۳) پاکستان کے ترقی نصب العین کی مبہم مذہبی بنیاد جس پر موقع بے موقع زور دینے کی وجہ سے عوام کو تقویت پہنچی۔ اور سیاسی مقصدوں کے متعلق ملاؤں کے طریق کار کو معقولیت عطا فرمائی۔

(۴) ایک خطرناک امکانات کی حامل صورت حال سے احرار کا ناجائز فائدہ اٹھانا۔

(۵) تحریک میں عام علماء کی شرکت

(۶) فسادات شروع ہونے کے بعد غیر مطمئن لوگوں۔ شرارت پسندوں اور ایسے ہی عناصر کی سرگرمیاں۔

(۷) مرکزی حکومت کی قیادت جو عوام کی رہنمائی کرنے میں ناکام رہی۔

معاشرے کے تمام طبقوں کی انتہائی بے اطمینانی اقتصادی حالت پر تیزی کے ساتھ ابتری اور غذائی خرابی میں ناکامی قومی مسائل مثلاً کشمیر۔ جوناگڑھ۔ بھارت کے ساتھ تعلقات۔ آئینی مسائل کے متعلق رویہ اور اس بات کی تشریح کرنے میں ناکامی کہ حکومت کی آئندہ شکل کیا ہوگی نظم و نسق کے متعلق شکایتیں۔ قیادت پر اعتماد کی کمی اور ہر طبقے میں شکست خوردگی کے عام احساس اور حوصلوں کی پستی کو بھی مسٹر دولتانہ نے فسادات کے معاون اسباب بیان کیا ہے۔

لاہور اور لاہور کے باہر زیادہ تر افسروں نے جنہوں نے بیانات داخل کئے ہیں۔ احرار اور ان کے شریک کار ملاؤں پر تحریک کو ہوا دینے کا الزام لگایا ہے۔ ان میں سے بعض نے مرکزی حکومت کی بے اعتنائی پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ جس نے عوام کی صحیح اور بروقت رہنمائی نہیں کی چند افسر پیش آنے والی تمام باتوں کا ذمہ دار احمدیوں کو بھی قرار دیتے ہیں۔

بنیادی ذمہ داری

فسادات کی ذمہ داری بنیادی طور پر آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کراچی آل مسلم پارٹیز کنونشن لاہور اور دوسری متعدد مذہبی جماعتوں کی نمائندگی کی تھی اور جو ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں منعقد ہوئی۔

اسی کنونشن میں اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مرکزی مجلس عمل کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ مجلس عمل کی تشکیل اسی دن شام کو مکمل ہو گئی تھی۔ اور مجلس عمل کی طرف سے ۲۲ جنوری کو خواجہ ناظم الدین کو الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ کہ وہ ان مطالبات کو منظور کریں۔ یا اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں۔ مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں کیا اقدام کیا جاتا تھا؟ اس کی نوعیت کے بارے میں اس وقت تک کوئی تعین نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ خواجہ ناظم الدین نے وفد کے ارکان سے جنہوں نے الٹی میٹم دیا تھا۔ ملاقات کے دوران میں اس کے بارے میں کوئی سوال کیا تھا۔

الٹی میٹم شہری بغاوت کے اشتباہ سے کم حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ جس کی ابتدا تنظیم اور تعمیل مجلس عمل کو کرنی تھی۔ اگر وہ الٹی میٹم کے جواب سے مطمئن نہ ہوتی۔ مجلس عمل کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مطالبات مسترد ہونے کی صورت میں مطلوبہ اقدام نہ ڈائرکٹ ایکشن ہوتا تھا۔ اور نہ براہ راست اقدام۔ بلکہ صرف راست اقدام اور یہ صرف عدم اطمینان کا بے ضرر پر امن اور آئینی اظہار ہوتا تھا۔ اس بات کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ یہ شہری بغاوت یا سول نافرمانی یا اسی نوعیت کی کوئی بات ہو گی۔ اگر تحریک کے رہنماؤں کو جنہیں راست اقدام کی نگرانی اور کنٹرول کرنا تھا گرفتار نہ کیا جاتا۔ تو فسادات "ڈائرکٹ ایکشن" کا قدرتی نتیجہ نہیں ہوتے تھے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ رہنماؤں کی گرفتاری ایک غیر دانشمندانہ اقدام تھا۔ اس لئے ایسے اجتماع اور مظاہروں کے بعد جو فسادات ہوئے ان کی ذمہ داری براہ راست گرفتاریوں کا نتیجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ اور اس وجہ سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے۔ یہ دلیل کلی طور پر غیر درست ہے۔ اگر کسی حکومت کو یہ دھمکی دی جائے کہ اس کے سامنے جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں وہ ایک خاص تاریخ تک منظور نہ کئے گئے تو مطالبات پیش کرنیوالا فریق راست اقدام اختیار کریگا۔ اور حکومت مطالبات تسلیم نہ کرتے ہوئے اس فریق کے رہنماؤں کو گرفتار کرتی ہے۔ جو اس کو دھمکی دیتے ہیں۔ اور فسادات براہ راست ان گرفتاریوں کے نتیجہ ہیں۔ تو اس فریق کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ اسے یہ کہنے کا حق پہنچتا ہے۔ کہ اگر گرفتاریاں نہ کی جاتیں تو فسادات نہ ہوتے راست اقدام کی دھمکی باضابطہ اقتدار کے لئے خطرہ ہوتی ہے۔ اور کوئی حکومت بھی ایسی دھمکی کو تشویش کی نگاہ کے بغیر نہیں دیکھ سکتی۔ جب تک وہ اس دھمکی کا مقابلہ کرنے میں اپنے آپ کو قاصر پائے۔ اور ہتھیار ڈالنے یا معزول ہونے پر رضامند نہ ہو جائے۔

خواجہ ناظم الدین کا موقف

موجودہ مسئلہ میں خواجہ ناظم الدین نے جن کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف جذبہ کی شدت کو پوری طرح محسوس کرتے تھے۔ اور جن بنیادوں پر مطالبات پیش کئے جا رہے تھے۔ ان کی بظاہر معقولیت کو جانتے تھے۔ حتی الوسع علماء سے بحث و استدلال کی کوشش کی۔ اور ان مطالبات کو تسلیم کرنے کی راہ میں جو مشکلات حائل تھیں۔ اور اس بات سے جو نتائج نکلنے کے امکانات تھے۔ ان کی علماء پر تشریح و توضیح کی کوشش کی۔ گو خواجہ ناظم الدین اور بعض علماء کے درمیان کافی باہمی مفاہمت اور شائد مشترک جذبات معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن نہ خواجہ ناظم الدین اور نہ علماء کی فراست سے یہ کبھی مشکل حالات سے باہر نکلنے کی کوئی صورت دریافت ہو سکی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ۲۷ فروری کو مجلس عمل نے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے مکانات پر رضاکاروں کے گروہ بھیجنے کے طریقے کا فیصلہ کیا۔ اس لئے ان حالات میں علماء کی گرفتاری ناگزیر ہو گئی تھی۔ ایک مضبوط اور باعزم حکومت کے لئے ایسی گرفتاری اس سے بہت پہلے ہر طرح جائز تھی۔ جب اسے علماء کے اختیار کردہ طریقہ کی حماقت اور شر انگیزی کا یقین تھا۔ اگر کوئی گرفتاری نہ بھی کی جاتی۔ تب بھی بے امنی اور لاقانونیت لازمی چیزیں تھیں اور اس بات سے صرف تحریک کے داعی ہی انکار کر سکتے ہیں۔ جو لوگ اس تحریک میں شامل تھے اور اس کے لئے ذمہ دار تھے یقیناً ان سب نے اس نتیجہ پر پہلے ہی سے محسوس کیا تھا۔ پنجاب میں جو تحریک کا مرکز تھا پہلے ہی ہزاروں رضاکار بھرتی کئے جا چکے تھے۔ ان کی تعداد ۵۰ ہزار سے تجاوز کر چکی تھی۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے بھرتی کرنے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ ان رضاکاروں سے حلف لئے گئے تھے۔ کثیر فنڈ جمع کئے گئے تھے۔ اضلاع میں مجلس عمل کی تشکیل کر دی گئی تھی۔ اور ان کے ڈکٹیٹروں کی فہرست مرتب کر دی گئی تھی۔ جنہیں گرفتاریوں کے بعد یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کی جگہ لینی تھی۔ تحریک کے داعیوں کے سامنے ملتان اور کراچی کی مثالیں موجود تھیں۔ بیشتر کے اس سلسلہ میں ذاتی تجربات بھی تھے۔ کہ ایسے مواقع پر کیا ہوتا ہے۔ رہنماؤں نے عام جلسوں میں جو تقاریر کیں۔ ان سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر حکومت نے راست اقدام کی دھمکی کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے۔ تو اس سے کس قدرتی نتیجہ کی توقع کی جاتی تھی۔ الٹی میٹم دینے سے پہلے اور بعد میں عوام کو جن باتوں کی تلقین کی جاتی رہی ان میں گولیوں۔ خون اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت میں جانی قربانیوں۔ کفن۔ آگ۔ غارت گری اور تقسیم سے پہلے ہندو مسلم فسادات کی یاد دلانے والی باتوں کے متعلق غیر مبہم اشارات ہوتے تھے۔ جن لوگوں نے ان جذبات کا اظہار کیا وہ اب ہمیں یہ باور کرانے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ کہ حالات ایسی شکل اختیار کریں گے۔ جو فی الحقیقت سامنے آئی۔ اور انہیں ایسے عواقب کا کبھی خدشہ نہیں تھا۔ جو فی الحقیقت ان کے رویہ سے رونما ہوئے۔

اساسی کار

اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ رضاکاروں کے گروہ چوری چھپے جاتے تھے تاکہ ان کے ساتھ ہجوم نہ جمع ہونے پائیں۔ یہ ایک ایسی پوزیشن ہے کہ جن لوگوں کی سرگرمیوں کی واحد اساس ہی عام ایجی ٹیشن اور پروپیگنڈا

تھی۔ ان کی طرف سے اسے مشکل پیش کیا جاسکتا ہے۔ اسے یہ بات واضح کرتی ہے کہ انہوں نے کراچی میں کنونشن کے موقعہ پر کثیر تعداد میں رضا کار جمع کر لئے۔ نہ صرف یہ بلکہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بلکہ راست اقدام سے فی الفور پہلے بھی جب کراچی میں ایک عام اجتماع کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ جب ہی حکومت سے گفت و شنید کے نتیجہ اور اس گفت و شنید کی ناکامی کی صورت میں جو پروگرام تھا اختیار کیا جاتا تھا۔ اس کا اعلان کیا جا چکا تھا۔

ہم شہادتوں سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مجلس عمل کے ارکان کو جب انہوں نے خواجہ ناظم الدین کو الٹی میٹم پہنچایا یہ معلوم تھا کہ اگر مطالبات کو مسترد کر دیا گیا۔ اور راست اقدام کی دھمکی کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس کے نتیجہ میں وسیع پیمانہ پر فسادات ہوں گے۔ جو فائرنگ، قتل و غارت اور عام لا قانونی پر مشتمل ہوں گے۔ اور پھر چونکہ حالات متوقع نتیجہ پر ہی رونما ہوئے۔ اس لئے فسادات کی ذمہ داری براہ راست مجلس کے ارکان پر عائد ہوتی ہے۔ اور چونکہ مجلس عمل بہت سی دینی جماعتوں اور رہنماؤں کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔ مثلاً جو افراد اور فریق کراچی کنونشن کے رکن تھے جس نے راست اقدام کی قرار داد منظور کی۔ وہ سب فسادات اور ان کے نتائج کے ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے راست اقدام کی قرار داد منظور کی۔ وزیر اعظم کے نام الٹی میٹم کی توثیق کی اور راست اقدام پروگرام کے مختلف شعبوں کی پوری تنظیم کی۔

مجلس عمل

متعدد مذہبی جماعتوں اور شخصیتوں کی ذمہ داری متعین کرتے ہوئے ہم نے یہ بھی ذمہ داری کے معاملہ اور اصل ایجنٹ کے تعلقات سے قانون کو پیش نظر رکھا ہے۔ کراچی کی آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کی طرف سے مقرر کردہ مجلس اپنی متعلقہ تنظیموں کی نمائندہ اور ایجنٹ تھی اور ہر وہ بات جس پر مجلس نے عمل کیا بشرطیکہ وہ بات مجلس کے اختیارات کی حدود میں کی گئی تھی۔ اس کی ذمہ داری مجلس عمل پر عائد ہوتی ہے راست اقدام کی قرار داد منظور کرنے اور اس قرار داد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس عمل کے قیام سے کنونشن کے ارکان نے مجلس کو پورے اختیارات تفویض کر دیئے تھے کہ وہ ان ذرائع کا تعین کرے جن سے اس قرار داد کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا تھا۔ اس لئے مجلس کے اقدامات اس کنونشن کے اقدامات تھے جس نے مجلس قائم کی تھی۔ اس لئے جب تک کنونشن کے کسی رکن نے کھلے طور پر راست اقدام سے اپنی بے تعلقی کا اظہار نہ کیا ہو۔ وہ راست اقدام کے قدرتی نتائج کا اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح خود مجلس ہے۔

پارلیمنٹ میں بجٹ پر عام بحث کے دوران میں اپنی تقریر میں خواجہ ناظم الدین نے اس بات کو ایک نمایاں حقیقت کی صورت میں پیش کیا تھا کہ مختلف مذہبی جماعتوں سے وابستہ بعض ممتاز علماء نے گو وہ مجلس عمل کے رکن تھے اور وہ احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی حمایت کرتے تھے۔ راست اقدام پروگرام سے اپنی لاتعلقی ظاہر کی تھی۔ اور اگر اس حقیقت کو پوری طرح تسلیم کیا جاتا تو کچھ علماء اور ساجد نے اس تحریک میں حصہ نہ لیتے ہمارے سامنے کوئی شہادت نہیں ہے کہ کسی تنظیم یا فرد نے جو کراچی یا لاہور کی کنونشن کا رکن تھا۔ کھلے طور پر راست اقدام تحریک سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کیا ہو۔ اور کھلے طور پر لاتعلقی کے اعلان کی عدم موجودگی میں یہ بات کرنے کے لئے ہرگز اہمیت نہیں رکھتی۔ کہ آیا ان کنونشنوں کے ارکان میں کسی نے یہ کہا اور اس صورت میں کن علماء کو اس پروگرام عمل سے اختلاف تھا۔ جس کو مجلس عمل نے طے کیا تھا۔ مجلس عمل ایک جماعت تھی۔ جس کو انہوں نے خود قائم کیا تھا۔ اور جس کے اعمال کے لئے وہ صرف قانونی طور پر ہی جوابدہ نہیں بلکہ انسانی اخلاق کے عام اصول کے مطابق بھی وہی جوابدہ ہیں۔

تعلیمات اسلامیہ بورڈ

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے سارے ارکان جو ایک سرکاری ادارہ ہے دل و جان سے راست اقدام میں شامل ہو گئے۔ مولانا سلیمان ندوی صدر مولانا ظفر احمد عثمانی۔ سیکرٹری مولانا محمد شفیع اور مولانا احتشام الحق ارکان راست اقدام اور ایک مجلس عمل کی تشکیل میں فریق تھے۔ مولانا احتشام الحق نہ صرف کنونشن کے کنوینر تھے۔ بلکہ مجلس عمل کے ایک رکن بھی تھے ہمیں معلوم ہے کہ یہ سب صاحبان نہ صرف ملازم تھے بلکہ گرانقدر مشاہرے بھی پاتے تھے۔ شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ علماء اپنی ایک علیحدہ دنیا میں بستے ہیں اور اپنے معیار سے اشیاء کا فیصلہ کرتے ہیں لیکن کسی نے ہمارے سامنے ایسا کوئی اصول متعین نہیں کیا جس کے تحت ایک شخص حکومت کی ملازمت میں بھی رہے۔ سرکاری خزانہ سے گرانقدر تنخواہ بھی وصول کرے۔ اور ایک ایسی تحریک میں بھی شامل ہو۔ جو اسی حکومت کے خلاف بغاوت سے کم نہ ہو۔ اگر یہ صاحبان قادیانی مسئلہ پر اتنے ہی مضطرب تھے۔ تو دیانتدار لوگوں کی طرح انہیں اپنے ملازم رکھنے والے لوگوں کے خلاف راست اقدام میں شامل ہونے سے پہلے حکومت سے اپنے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں تھے۔ ان میں سے کسی نے کھلے بندوں استعفیٰ کا بھی اعلان نہیں کیا۔ کہ راست اقدام کو ان کی تائید حاصل نہیں ہے۔ اور اس اقدام کے نام پر جو کچھ ہو رہا تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی اس کی مذمت نہیں کی۔ ایسے اعلان کی عدم موجودگی میں وہ بھی فسادات کے اتنے ہی ذمہ دار ہیں۔ جتنے کنونشن کے دوسرے ارکان ہیں۔

(باقی آئندہ)

اخبار عالم احمدیت

احمدی وفد کی شاہ سعود سے ملاقات۔ ایک مبلغ بورنیو کی روانگی۔ ایک مجاہد گولڈ کوسٹ کی واپسی

بمبئی ۱۴ اپریل۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ مع اہل و عیال بذریعہ جہاز ایس۔ ایس بورنیو جاتے ہوئے کل بمبئی پہنچے۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے استقبال کیا۔ دارالحق (جماعت احمدیہ دار التبلیغ) میں ٹھہرایا۔ جہاں احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔ آج اس جہاز سے آپ روانہ ہو گئے۔ احباب انصاری صاحب کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور مساعی میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

جلالۃ الملک شاہ سعود سے ملاقات

کراچی ۱۵ اپریل۔ جماعت احمدیہ کراچی کے ایک وفد نے شاہ سعود ابن عبد العزیز حکمران سعودی عرب سے ملاقات کر کے جماعت کی طرف سے ان کی آمد پر مبارکباد دی۔ شاہ سعود نے جماعت کے وفد سے مل کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ وفد مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ کراچی (برادر زادہ مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم) جنرل سیکرٹری صاحب جماعت کراچی۔ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تبلیغ کراچی اور مولوی نور الحق صاحب انور سابق نائب وکیل التبشیر و نامزد مبلغ برائے امریکہ پر مشتمل تھا جب شاہ موصوف کو بتایا گیا کہ مولوی نور الحق صاحب انور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔ تو شاہ موصوف نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلسلہ کی کتب کا ایک سیٹ بھی پیش کیا گیا۔

—— کراچی ۲۲ اپریل۔ انجمن احمدیہ کراچی نے جلالۃ الملک شاہ سعود کی خدمت میں تار دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بحفاظت منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کا سفر محفوظ۔ آرام دہ اور خوشگوار ہو۔ اس قسم کا ایک برقیہ احمدی اخبار نویسوں کی انجمن کے سیکرٹری جنرل جناب ثاقب صاحب نے ارسال کیا۔

—— کراچی ۲۶ اپریل۔ ۱۷ اپریل کو مکرم مولوی صالح محمد صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچے۔ جماعت کے دار التبلیغ (دار الحق بلڈنگ) میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کے پاس قیام کیا۔ ۱۸ کو ایک اجلاس میں جس میں علاوہ احمدی احباب کے بعض غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ مولوی صاحب نے گولڈ کوسٹ کے تبلیغی اور تمدنی و معاشرتی حالات سنائے۔ کل آپ کراچی پہنچ گئے۔ آپ تقریباً چھ سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر (۱)

بقیہ صفحہ نمبر (۱)

لیکن پھر اس رشتہ کے طے کرنے میں سید غلام مہدی شاہ صاحب مبلغ۔ سیکرٹری مال محمد صدیق صاحب صدر جماعت دلبہرا صاحب اور سیکرٹری مال چکال مکرم علی صاحب نے ہر طرح تعاون کیا۔ اور اخوت اسلامی کا عجیب نمونہ پیش کیا۔ نصیر الدین خاں صاحب نے اس بارہ میں برادری کی مخالفت کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور باوجودیکہ علی الاعلان کہدیا گیا تھا کہ لڑکی کی رخصت میں روک ڈالیں گے۔ ان سب احباب کی توجہ اور حکمت سے سب کچھ بخیر و خوبی طے ہو گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تپ دق

یہ ایک ایسی موذی مرض ہے کہ جس خاندان میں آ جائے پیچھا نہیں چھوڑتی ہم تپ دق کے مریضوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اکسیر دق کے استعمال سے نہ صرف بیماری ہی جاتی رہتی ہے بلکہ لاغر کو صحت مند موٹا تازہ بنا کر نئی زندگی بخشتی ہے۔ تپ دق کے مریض ہماری خدمات سے فائدہ حاصل کریں۔

نیز ہر قسم کے کشتہ جات تسلی بخش بارعایت ملتے ہیں

سائیں عبد الرحمن درویش قادیان

فسادات پنجاب کی اصل ذمہ واری آل مسلم پارٹیز کنونشن مجلس عمل اور مجلس احرار پر عائد ہوتی ہے

جماعت احمدیہ پر براہِ راست ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ احمدیوں کے خلاف مطالبات کسی تامل کے بغیر مسترد کئے جانے کے لائق تھے

تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

لاہور ۱۲ اپریل۔ آج لاہور کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ شائع کر دی گئی۔ یہ رپورٹ تین سو ستاسی صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس کے آخر میں تحقیقاتی عدالت کے صدر آنریبل مسٹر جسٹس محمد منیر اور ممبر مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ کس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ اگر احرار کی جنبوں نے احمدیوں کے خلاف تحریک شروع کی کی کارروائی کو محض امن داماں کا سوال بنایا جاتا اور اسے سیاسی رنگ نہ دیا جاتا۔ تو اس ڈبی جیتی سے ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ہی آسانی سے عہدہ برآ ہو سکتا تھا۔

آنریبل جج صاحبان نے لکھا ہے۔ کہ مرکزی حکومت بار بار صوبائی حکومت کو لکھ رہی تھی۔ کہ بارعانہ فرقہ پرستی کو سختی سے کچل دیا جائے۔ لیکن ادھر صوبائی حکومت اس انتظار میں تھی کہ مطالبات کے بارہ میں مرکز کی طرف سے کیا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے خیال میں اس کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ صوبائی حکومت اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ مطالبات کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کئے جا سکتے تھے۔ اور اگر مرکزی حکومت نے ان کے بارہ میں کوئی فیصلہ بھی کیا۔ تو وہ ان کے استرداد کی صورت میں ہی ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود صوبائی حکومت نے اس ایجی ٹیشن کو کچلنے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا۔ ادھر مرکز کا حکومت جس کے سربراہ خواجہ ناظم الدین تھے۔ صاف صاف الفاظ میں یہ کہنا نہیں چاہتی تھی۔ کہ مطالبات قبول نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ خواجہ ناظم الدین کا خیال تھا۔ کہ اسی طرح ان کا براہ راست علماء سے تصادم ہو جائے گا۔ جن کا خواجہ ناظم الدین پر بہت اثر تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے ہمارا یہ خیال ہے۔ یہ مطالبات کسی تامل کے بغیر مسترد کئے جا سکتے تھے اس طرح نہ امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ نہ عوام کے جذبات کو ٹھیس لگتی تحریک پر شروع میں پابندی عائد کرنے سے صورت حال بہت سدھر سکتی تھی۔ لیکن ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد احرار اور علماء نے جو کچھ کیا یا کہا اس سے صورت حال ابتر ہوتی ہی گئی۔ صورت حال کی خرابی کا ایک باعث یہ بھی ہوا تھا۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا۔ کہ احمدی غیر مسلم ہیں نیز ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ سے اس تحریک کو ہوا دینے کے لئے بعض اخبارات کی حوصلہ افزائی کی مسٹر دولتانہ اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ ان اخبارات میں کیا کچھ لکھا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت پنجاب نے ان اخبارات کو گرانقدر معاوضہ ادا کیا جانا تھا حکومت جانتی تھی۔ کہ یہ اخبار کبھی خریدے نہیں گئے چار اخباروں کو یہ امداد حکومت کی اس پر لی پالیسی کے ماتحت دی جا رہی تھی۔ کہ وہ حکومت کی حمایت کریں گے۔ لیکن اخباروں سے ایجی ٹیشن کو ہوا دینے کے باوجود جولائی ۱۹۵۲ء میں پھر نیا معاہدہ کر لیا گیا صوبائی اور مرکزی دونوں حکومتوں میں جو کشمکش

سنگین معاملہ نہ سمجھا۔ مرکزی حکومت سمجھتی تھی کہ کوئی نہ کوئی خوشگوار بات طے پا جائے گی صوبائی حکومت یہ سمجھتی تھی۔ کہ تحریک کا رخ پنجاب سے کراچی کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ آخر میں جب الٹی میٹم مسترد کر دیا گیا۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تھیٹر کا تماشا ہو رہا ہے۔ جلسے جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ اور تماشائیوں کی کثیر تعداد دلچسپی سے اس منظر کو دیکھ رہی ہے۔ اور نعرے لگا رہی ہے۔

ذمہ داری کے سوال پر رپورٹ میں لکھا گیا ہے۔ کہ ان فسادات کی اصل ذمہ داری آل پارٹیز مسلم کنونشن کراچی اور آل پاکستان مسلم کنونشن لاہور کے ممبروں اور ان ایجنٹ مذہبی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے مجلس عمل میں اپنے نمائندے بھیجے۔ مجلس عمل کے ممبر اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ اگر مطالبات مسترد کر دیئے گئے۔ اور ڈائرکٹ ایکشن کی دھمکی کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو بڑے پیمانہ پر فسادات اور سنگین صورت حال رونما ہو جائے گی۔ لوٹ مار اور قتل و غارت کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ چونکہ یہ سب کچھ حسب توقع وقوع میں آگیا۔ اسی لئے ان فسادات کے اصل ذمہ وار مجلس عمل کے ممبر ہی ہیں۔ تعلیمات اسلامیہ بورڈ کے ممبروں کے متعلق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عدالت کو حیرت ہے۔ کہ اس بورڈ کے ممبر جو سرکاری ملازم تھے۔ ایسی تحریک میں کس طرح شریک ہو سکتے تھے جو بغاوت سے کسی طرح کم نہ تھی۔ اگر انہیں قادیانی مسئلہ پر اس قدر بے چینی تھی۔ تو ان کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ بورڈ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیتے۔

جماعت اسلامی کے متعلق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ یہ جماعت ڈائرکٹ ایکشن کے پروگرام کو خلاف سمجھتی تھی لیکن اسے یہ خیال تھا کہ اس نے اپنے خیالات ایمانداری سے عوام کے سامنے پیش کر دیئے۔ تو وہ عوام میں غیر مقبول ہو جائے گی۔ نیز شہادتوں سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ اس تحریک میں جماعت اسلامی نے بھی حصہ لیا۔ احرار کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ ان فسادات کی براہ راست ذمہ داری انہی پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے ہی شہری فسادات کا انتظام کیا۔ مختلف کنونشنوں میں بھی انہی کا غلبہ تھا۔ گرفتاریوں۔ جیل جانے میں بھی وہی پیش پیش تھے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق عدالت کی رائے یہ ہے۔ کہ اس پر فسادات کی براہ راست ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ مسلم لیگ کے متعلق آنریبل ججان نے لکھا ہے کہ اس نے اس تحریک کے لئے چندہ جمع کرنے اور رضاکاروں کی بھرتی میں عملی حصہ لیا۔ کئی مسلم لیگی ڈکٹیٹر منتخب کئے گئے مسلم لیگی تحریک شروع ہوتے ہی تحریک میں شامل ہو گئے۔ لیکن صوبائی لیگ چپ چاپ اس کارروائی کو دیکھتی رہی۔ اور اس نے اس کی روک تھام کے لئے کوئی کارروائی نہ کی۔

فسادات کی روک تھام کے لئے سول حکام نے جو طریقے اختیار کئے تھے۔ عدالت نے ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے اوپر اس سے زیادہ ذمہ داری لے لی۔ جتنی اسے لینی چاہیئے تھی۔ مارشل لاء کا ذکر کرتے ہوئے عدالت نے لکھا ہے۔ کہ مارشل لاء کے بعد فوج نے نظم و نسق پر چند گھنٹے کے اندر اندر قابو پا لیا۔ اس کا سبب یہ تھا۔ کہ اس کے پاس گولی چلانے کے زیادہ اختیارات تھے۔ اسے کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا پڑتا تھا اسلحہ بھی فوج کے پاس پولیس سے زیادہ تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل پانچ اسباب کی بنا پر مارشل لاء عمل میں لایا گیا۔ (۱) شہری نظم و نسق بالکل ختم ہو چکا تھا جس کے نتیجہ میں حکومت پنجاب کو یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ مطالبات تسلیم کر لئے جائیں گے (۲) ہنگامہ کی شدت جو آخر مارشل لاء پر منتج ہوئے (۳) ایک جزوی سبب یہ بھی تھا۔ کہ عوام کے دلوں میں یہ راسخ کر دیا گیا تھا۔ کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹا رہے ہیں (۴) لیڈروں کو اس تحریک کے نتائج کا احساس نہیں تھا۔ اگر کسی کو ہوا بھی تو وہ عوام کو آگاہ کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں تھا۔ (۵) مطالبات ایسی صورت میں پیش کئے گئے۔ کہ کوئی بھی نہ کہ مرکزی حکومت بھی ان کے استرداد کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔

مسٹر دولتانہ نے ۶ مارچ کو جو بیان دیا تھا اس کے متعلق عدالت نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ یہ بیان جاری کر کے وہ عوام میں مقبولیت حاصل کرنا چاہتے تھا۔ لیکن انہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہ کیا۔ کہ اس بیان سے کس قدر پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور مرکزی حکومت کو کس طرح پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اخبار مشرق گورکھپور رقمطراز ہے:

"جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔۔۔۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔۔۔۔۔۔ اس وقت جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسروں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خالص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔" (۲ جنوری)

ایک غلطی کی تصحیح

مولوی سراج الحق صاحب مبلغ کی اطلاع کے مطابق اعلان نکاح مندرجہ بدر مورخہ ۱۴ اپریل ۵۴ء (صفحہ ...) کی تصحیح فرما لی جائے۔ جے پور کے صدر جماعت مکرم قریشی نذیر احمد صاحب ہیں۔ مکرم احمد حسین صاحب سعیدی جماعت شہرا پور کے صدر ہیں

محافظ اکسیر اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جائیں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کی مجرب دوا محافظ اکسیر اٹھرا گولیاں مشہور و مقبول ہیں۔ ان کے استعمال سے خالی گھر خدا کے فضل سے بچوں سے بھرپور رہیں۔

قیمت فی تولہ ۲ روپیہ مکمل کورس ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ رحیمیہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا

خدا کے سب سے بڑے دشمن روس منحوس کی تباہی کیلئے

انبیاء کی پیشگوئیاں

(۲)

(از مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل)

آج سے ۵۰ - ۶۰ سال قبل خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی نے مبعوث ہو کر جو اس کے متعلق خبریں دی ہیں... اس کی تباہی کے بارہ میں شاہد و ناطق ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے روس کے متعلق منحوس کا لفظ استعمال فرما کر اس کے بد انجام کی طرف اشارہ فرما دیا ہوا ہے۔

زار کے مظالم کو خدا تعالیٰ نے دیکھا۔ اور اپنے مسیح ثانی کے ذریعہ اس کی حالت زار سے قبل از وقت دنیا کو آگاہ کر دیا تھا۔ اور وہ خبر بعینہ دنیا میں آگئی سارا دنیا نے دیکھا کہ وہ جو کسی وقت ایک عظیم الشان طاقت کا مالک تھا اس کا کیسا انجام و حشر ہوا آپ نے اس کے انجام کے متعلق نہایت اصح اور غیر مبہم الفاظ میں تفصیل کے ساتھ خبر دی تھی۔

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہوکر مست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہو جائینگے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس

{ ایک اشاعت میں یوں چھپا ہوا ہے
مضمحل ہو جائینگی اس خوف سے سب وحشتیں }

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہوکر رہے گی بے قرار

کچھ دنوں کر صبر ہوکر متقی اور بردبار

ان اشعار میں زلزلہ کا لفظ آیا ہے اس کے نیچے حضرت اقدس نے خود یہ تشریح فرما دی ہے کہ اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقینی کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اور پھر ایک الہام ہوا حَرْبٌ مُهَيِّجَةٌ ایک خطرناک جنگ ہوگی۔ یہ وہ عظیم الشان خبر ہے جسے اس وقت دنیا باور کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ مگر زمانہ نے بتا دیا کہ خدا کی بات جو اس نے اپنے مسیح ثانی کو بتائی تھی سچی تھی۔ چنانچہ دنیا نے اس کی سچائی کو بچشم خود دیکھا۔ یہ ایسا دہشتناک نشان تھا۔ جس کا اثر اب تک لوگوں کے دلوں پر چلا آتا ہے۔

مزید برآں آپ نے اپنے خدا سے اطلاع پاکر یہ بھی بتا دیا تھا کہ ایک وقت آرہا ہے کہ اس میں انقلاب عظیم برپا ہوگا۔ اور اس کی موجودہ حالت قائم نہ رہے گی۔ اور خدا ان کا زور توڑ دے گا۔ اور وہاں کا نظم و نسق آپ کے ماننے والوں کے حوالہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ

"میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بندوق بھی ہے۔

اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا۔ اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء۔ تذکرہ صفحہ ۴۳۲)

تحریر فرمایا: دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے وہ ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے جس طرح انگریزی کارخانوں میں دھاتی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنایا کرتی ہیں۔ اور یہ چشمہ روپے کا ہے۔ اس سونٹے میں ایک یا دو نالی بندوق کی بھی ہیں۔ لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں کہ سونٹے میں مخفی ہیں۔ اور جب چاہو تو ان سے کام بھی لے سکتے ہیں۔ بوعلی سینا کے وقت ایک بادشاہ بنام خوارزم شاہ تھا۔ جو کہ اپنے عدل کے واسطے مشہور ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ اور اس بادشاہ اور بوعلی سینا کو بھی اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھتا ہوں اور میں نے اس تیر سے ایک شیر کو ہلاک کر دیا ہے۔"

{ البدر جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۴۴ پرچہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء
تذکرہ صفحہ ۴۳۳ }

یہ خبر بھی پہلی خبروں کی طرح ضرور پوری ہوکر رہے گی اور آئندہ لوگ اسے پورا ہوتا دیکھیں گے۔

ذرا اور پیچھے چلئے قرآن کریم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل یاجوج ماجوج جن سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ کی عظیم الشان ہونے والی جنگ کے متعلق بطور پیشگوئی خبر دی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فمن يعمل من الصالحات وهو مؤمن فلا كفران لسعيه وانا له كاتبون۔ وحرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون۔ حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون۔ واقترب الوعد الحق فاذا هي شاخصة ابصار الذين كفروا يا ويلنا قد كنا في غفلة من هذا بل كنا ظالمين۔

اور پھر فرماتا ہے۔

قال هذا رحمة من ربي فاذا جاء وعد ربي جعله دكاء وكان وعد ربي حقا۔ وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض ونفخ في الصور فجمعناهم جمعا۔ وعرضنا جهنم يومئذ للكافرين عرضا۔ الذين كانت اعينهم في غطاء عن ذكري وكانوا لا يستطيعون سمعا (الکہف ع ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ پر فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال سمجھ لیجئے یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے۔ وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔ اور جس کو خدا چاہے گا فتح دے گا۔۔۔ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔"

غرض اس میں آخری زمانہ کی اس آخری فیصلہ کن جنگ کی طرف اشارہ ہے جو ان شمال اور مغربی اقوام کے درمیان ہونے والی ہے جس کے لئے غیر معمولی تباہی کے آلات کی تیاری بڑی سرعت کیساتھ جاری ہے گویا خدا اہم خود انہی کے ہاتھوں سے ان کی تباہی کے سامان تیار کروا رہا ہے جو دوسروں کی تباہی کیلئے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان اقوام کے متعلق خدا تعالیٰ نے کیا ارادے کار فرما ہیں۔ اب ذرا اور پیچھے چلیئے آج کوئی اڑھائی ہزار سال قبل حضرت حزقیل نبی نے روس منحوس کی مکمل تباہی کی لرزہ خیز مفصل خبر یعنی پیشگوئی خدا تعالیٰ عالم الغیب سے اطلاع پاکر دی ہے جو آج تک بائبل میں موجود ہے۔ جسے پھر ایک دفعہ دنیا کے علم میں لانے اور اسے اس سے خبردار کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

روس نے صرف تین چار سو سال سے دنیا میں اہمیت حاصل کی ہے۔ اور اس سے پہلے وہ گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ ایک منتشر اور پراگندہ طبع قوم تھی۔ چند معمولی قبائل کی حیثیت تھی۔ جو تھوڑے تھوڑے علاقہ پر قابض تھے۔ اور ان کو وہاں کوئی خاص پوزیشن اور وقعت حاصل نہ تھی۔ اور آج سے اڑھائی ہزار سال قبل تو بالکل معمولی طور پر اسے لوگ جانتے تھے۔ اس کی ویرانی کی وجہ سے لوگ ادھر کا رخ بھی نہ کرتے تھے۔ ایسے زمانہ میں جبکہ اسے دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہ تھی حضرت حزقیل نبی نے اڑھائی ہزار سال قبل روس کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تھی۔ جو آج تک بائبل میں ملتی آتی ہے۔ اور ہر شخص بائبل نکال کر دیکھ سکتا ہے۔

حضرت حزقیل کی یہ پیشگوئی حزقیل باب ۳۸ و ۳۹ میں بالتفصیل مذکور ہے۔ وہ فرماتے ہیں

"اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے۔ اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے۔ متوجہ ہو اور اس کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند یہ کہ دیکھو اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا (باقی)

اخبار ممالک اسلامیہ

— ۲۵؍اپریل۔ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی تنظیم کی کانفرنس میں کراچی میں وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خاں نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلامی اقتصادی نظام کی چھان بین کرنے کی طرف توجہ دینے پر زور دیا اور اس زمانہ کے اختلافی نظریات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام دوسرے نظام ناکافی اور نقصان دہ ثابت ہوتے جا رہے ہیں۔ اسلام کی جگہ بہت جلد ایک ایسا نظام لینے والا ہے۔ جو بنی نوع انسان کے واسطے حقیقی معنوں میں مفید ہے۔ اسلام ہی دنیا کو وہ نظام دے سکتا ہے۔ اسلام کی انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر اس طرح توجہ دی گئی ہے کہ اس کے نتیجے میں مقصد حیات حاصل ہو جائے اسلام بذات خود زندگی کے مادی اور روحانی پہلوؤں میں کوئی واضح تقسیم یا فرق تسلیم نہیں کرتا اور شاید تسلیم کرنے والوں کے برعکس اسلام حیات انسانی کو ایک مربوط اور ناقابل تقسیم چیز قرار دیتا ہے۔ جو جسمانی اخلاقی اور روحانی حالتوں کا مجموعہ ہے۔ وہ زندگی کے کسی پہلو کو ناکارہ اور بے معنی نہیں کرتا بلکہ حیات انسانی کے تمام پہلوؤں پر توجہ دیتا ہے انہیں ہم آہنگ اور مربوط بنانے وہ انسانی جذبات کو کچلتا نہیں بلکہ ان کی تسکین کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اسلام رہبانیت کی مخالفت کرتا اور صحت مند مشغلوں میں ترقی کرنے کا حکم دیتا ہے جو کہ اسلام اس دنیوی زندگی اور اخروی زندگی دونوں کی طرف برابر توجہ دیتا ہے۔ اس لئے اس نے اس دنیوی زندگی کے ہر شعبے اور ہر پہلو کو بنی نوع انسان کی بہبودی کے کام پر اس طرح لگایا ہے کہ یہ زندگی اخروی زندگی کی کسوٹی بن جاتی ہے اور اس طرح اخروی زندگی اسی دنیوی زندگی کی ایک کڑی بن جاتی ہے۔

اس تیسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر جنرل غلام محمد نے کہا کہ اسلامی ممالک کو یورپ کی طرح مشرق وسطیٰ کے لئے ایک اقتصادی یونین بنانی چاہئے۔

اس کانفرنس میں افغانستان۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ ایران۔ عراق۔ لبنان۔ سعودی عرب۔ شام اور عرب لیگ کے نمائندوں نے حصہ لیا۔

— کراچی ۲۶؍اپریل۔ کراچی کے ذیب لانڈری میں ظروف سازی کے کارخانہ کا افتتاح ہوا جو سالانہ ایکسپورٹ چینی کے برتن۔ غسل خانے کا سامان۔ ٹائل اور انسولیٹر تیار کیا کرے گا۔

— ۲۷؍اپریل۔ ایرانی سینیٹ نے جنرل زاہدی پر اظہار اعتماد کی قرارداد منظور کر دی۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جو تیل کنسورشیم قائم کر رہے ہیں۔ اس کی ایرانی تیل کمپنی کی طرف سے کام کرنے کا اختیار دے دیا جائے گا۔

— عراق میں دریائے دجلہ کی طغیانی میں تباہ شدہ دیہات کی بحالی کے لئے حکومت ہند نے دو ہزار پونڈ اور ہ ہزار پونڈ پاکستان نے بطور تحفہ دی ہے۔ علاوہ ازیں عراق میں ہندوستانیوں کو ایک ہزار پونڈ دیئے ہیں۔ وزیراعظم نے شکریہ ادا کیا ہے۔

— بغداد ۲۹؍اپریل۔ عراق کی نئی کابینہ نے مسٹر ارشد العمری کی سرکردگی میں حلف اٹھایا۔ سابق وزیراعظم مسٹر فاضل جمالی بھی اس میں شامل ہیں۔ انہوں نے ایک ہفتہ قبل اس بنا پر استعفیٰ دیا تھا کہ پچھلے دنوں دریائے دجلہ میں سیلاب پر کنٹرول نہ کرنے پر ان کی حکومت کے خلاف عراقی پارلیمنٹ نے واویلا مچایا۔ تاہم تبدیلی ہے کہ خارجہ پالیسی پر تبدیلی اثر انداز نہ ہوگی

— قاہرہ ۳۰؍اپریل۔ مذہبی رہنماؤں نے سابق شاہ فاروق کی سابقہ ملکہ فریدہ کو جنہوں نے حال ہی میں طلاق لی تھی ایک شخص صادق سے شادی کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

— وزیر خارجہ پاکستان کی اس تجویز پر مصر کے وزیراعظم کرنل عبدالناصر نے غور کیا کہ یہودیوں کی ہم جارحانہ کارروائیوں کو روکنے اور مقدس مقامات کے تحفظ کے سلسلہ میں اقدام تجویز کرنے کے لئے عرب اور ایشیائی ممالک کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ شام اور اردن اس تجویز کی حمایت کر چکے ہیں۔

اخبار ضلع گورداسپور

— اس سال گذشتہ سال سے چھ صد جرائم کم ہوئے۔

— ۲۰؍اپریل ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے گورداسپور۔ بٹالہ۔ پٹھانکوٹ۔ قادیان اور دھاریوال کی میونسپل حدود کے اندر لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے۔

— گذشتہ برس میں ضلع میں ۵ کو آپریٹو فارمنگ سوسائٹیز۔ ایک مویشیوں کی نسل کشی کی سوسائٹی۔ ایک کو آپریٹو ٹکس شاپ۔ ۲ مرغی پالنے والی سوسائٹیاں۔ ایک کو آپریٹو سٹور۔ ۲ لیبر اینڈ کنسٹرکشن سوسائٹیز۔ ایک ڈسٹرکٹ ہول سیل۔ ایک ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی۔ ایک ٹرانسپورٹ سوسائٹی۔ اور ۲۷۸ قرضہ دینے والی سوسائٹیاں رجسٹرڈ کی گئیں۔

— یکم مئی گورنمنٹ ڈگری کالج گورداسپور کے اجراء کے لئے ڈاکٹر ایچ۔ آر۔ مرزا پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔ پہلے اور تیسرے سال کا داخلہ شروع ہے۔

ضروری اعلان

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم حکیم محمد عبید صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عارضی طور پر یکم مئی ۱۹۵۴ء سے انسپکٹر بیت المال بجائے جماعت ہائے کشمیر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ عنقریب اپنا دورہ شروع کر دیں گے جملہ عہدیداران جماعت کو چاہئے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ضروری اعلان

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کشمیر

ماہ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں مکرم راجہ محمد ایوب صاحب پنشنر نانگو یاڑی پورہ کو دوبارہ عارضی طور پر آنریری انسپکٹر بیت المال برائے علاقہ کشمیر مقرر کیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۵؍اپریل ۱۹۵۴ء سے مکرم راجہ صاحب موصوف کو اس کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ انسپکٹر بیت المال نہیں ہیں جماعتیں مطلع رہیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرستیں مکمل پتہ کے ساتھ جلد از جلد دفتر تحریک جدید میں ارسال فرماویں جو تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل ہیں۔ اور جنہوں نے انیس سال کا چندہ پورے کا پورا ادا کر دیا ہو۔ چونکہ انیس سالہ ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔ جو عنقریب کتاب کی شکل میں چھپ رہا ہے۔ ہر دوست کا پتہ وہی ہونا چاہیئے جو وہ ریکارڈ میں محفوظ کروانا چاہتے ہیں۔

جو دوست انفرادی طور پر وعدہ کرتے اور چندہ ادا کرتے رہے ہیں وہ بھی اپنا اپنا مکمل پتہ فوری طور پر دفتر تحریک جدید قادیان میں ارسال فرماویں۔ اس معاملہ میں بہت احتیاط کی جانی ضروری ہے۔ تاکوئی دوست جس نے انیس سال تک چندہ ادا کیا ہے وہ رہ نہ جائے۔

اس اعلان پر ایک ماہ گذر چکا ہے مگر ابھی تک سوائے چند افراد کے اور چند جماعتوں کے کسی کی طرف سے فہرست موصول نہیں ہوئی پس سیکرٹریان مال و تحریک جدید کی خدمت میں دوبارہ گذارش ہے کہ وہ مطلوبہ فہرستیں جلد از جلد تیار کر کے مرکز میں بھیج دیں۔

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

درخواست ہائے دعا۔ احباب ذیل کیلئے دعا فرمائیں۔ (۱) خواجہ محمد عبداللہ صاحب مالک نواد گھی طور پلینڈی ۱۷؍اپریل کو وہ مراکچہ عطا ہوا ہے نومولود حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر ریٹائرڈ پرونشل امیر کشمیر مرحوم کا پوتا اور مکرم شیخ محمد صدیق صاحب کلاں کلکتہ کا نواسہ ہے (۲) جامعہ احمدیہ اور نگلہ تنگلہ کے طلباء مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں نتیجہ خیز رہا ہے (۳) شیخ محمد ابراہیم صاحب ۸ کارسار کی بہ رابطہ دعا بخار بیمار ہیں (۴) عبدالغفار صاحب برادر ۳ مولوی عبدالستار صاحب شاہد قادیان بعارضہ خناق ربوہ میں بیمار ہیں۔ (۵) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد دکن کو بیٹے سے ارادہ ہے احباب سے مخفی نہیں کہ یہ وجود سلسلہ کے لئے کس قدر مفید ہے۔

مختصر اور ضروری خبریں

۲۴راپریل دہلی - پارلیمنٹ میں بتایا گیا کہ دیسی گندم کی قیمت تیزی سے کم ہو رہی ہے اس سال چینی کی پیداوار کی کمی کے باعث چینی کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے زیادہ مقدار میں چینی درآمد کی جائے گی۔ ۲۵ رمئی کے بعد تمام ملک میں چینی ۳۰ روپے من فروخت کی جائے گی۔ ۳۱ رمئی تک تمام ذخیروں کو فروخت کر دیا جائے گا۔ اور چینی کے متعلق آئندہ کے سودوں کو روک دیا گیا ہے

کراچی - کولمبو کانفرنس میں مشاہد کی حیثیت سے رہنے کی کابینہ نے وزیر اعظم محمد علی کو ہدایت کی ہے اور یہ کہ وہ جلد بازی میں کوئی ذمہ داری قبول نہ کریں - اور تنازعہ کشمیر کے حل پر زور دیتے رہیں اور پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں کوئی اختلاف رائے نہ پیدا ہونے دیں۔ وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ امریکی فوجی امداد کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

جنیوا - ہند چینی میں فرانس کی گھری ہوئی فوجوں کے متعلق برطانیہ نے کہا ہے کہ فی الحال وہ معتدبہ مدد نہیں دے سکتا ہے۔ ڈین بین پھو کی متعدد فرانسیسی فوج عنقریب ہتھیار ڈال دے گی۔ خاتمہ کش سپاہی در روزت بالکل نہیں سہ سکے

کلکتہ - بھوٹان میں جمہوری حکومت کے قیام کے لئے ایک ماہ سے سٹیٹ کانگرس نے ستیہ گرہ کر رکھی ہے۔ حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ سٹیٹ کانگرس کی تحریک کو کچل دیا گیا ہے۔ بھوٹان کا مہاراجہ جمہوری حکومت کا حامی ہے لیکن وزیر اعظم بھوٹان اس کے خلاف ہے۔ اور ڈکٹیٹر بنا ہوا ہے۔ بھوٹان کا زرخیز ترین علاقہ تبت سے متصل واقع ہے۔ اور اس میں نیپالی نسل کے لوگ آباد ہیں۔ جو کمیونسٹوں کے حامی ہوگئے ہیں۔ اور وہاں حکومت بھوٹان کا اثر و رسوخ بالکل ختم ہوگیا ہے بھوٹان میں اصلاحات کا مطالبہ کرنے والوں پہ فائر نگ کی گئی جس سے کئی ہلاک ہوئے۔

جنیوا - ایشیا کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے جنیوا کانفرنس شروع ہوگئی ابتدائی اجلاس کی صدارت وزیر خارجہ تھائی لینڈ نے کی۔ یہ ہفتہ ایجنڈا مرتب کرنے میں گذر جائے گا۔

ٹوکیو - جاپانی کمیونسٹ پارٹی کے دفاتر پر پولیس نے چھاپہ مارکر خفیہ اہم کاغذات پر قبضہ کرلیا۔ پولیس کو ہائیڈروجن بم کی مار سے زخمی ہونے والے مچھیروں کے متعلق کمیونسٹ خطوط میں چندہ دے کچھ ملے

گھری ساگر - ایک گائے ذبح کرنے پر فساد ہوگیا جس میں ۶ اشخاص زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے فوراً ہی حالات پر قابو پالیا اطراف کے دیہات کی فضا بھی کشیدہ ہوگئی مسلمان بے حد پریشان ہیں۔

ماسکو - وزیر اعظم روس نے اعلان کیا ہے کہ اگر روس کے خلاف ایٹمی اسلحہ استعمال کیا گیا۔ تو انہی اسلحہ سے ان کو کچل دیا جائے گا۔ اور یہ اقدام سرمایہ دارانہ نظام کو ملیامیٹ کر دے گا۔

علیگڑھ - بیس لاکھ روپیہ سے علی گڑھ یونیورسٹی میں ایک نئی لائبریری قائم کی جائے گی۔ ایک اور سکیم کے ماتحت ایک لاکھ روپیہ سے عہد وسطیٰ کے ہند کے حالات کی ریسرچ اور تاریخ کی تالیف دراشت کی جائے گی۔ شعبہ اسلامیات کی بھی منظوری دی گئی ہے اس کے لئے چوراسی ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

کراچی - وزیر اعظم محمد علی نے عراق کو غیر مشروط امریکی فوجی امداد پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے ایک اچھا واقعہ قرار دیا۔

۲۸ راپریل - ہند و پاکستان کے نہری پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں - اس کی رو سے ہندوستان کو دریائے سندھ اور اس کی معاون ندیوں سے ۲۰ فی صدی پانی کے استعمال کا حق دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کو ساٹھ کروڑ روپیہ بطور معاوضہ ادا کرے۔

جکارتہ - انڈونیشی وزیر اعظم نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں پر ایشیائی ممالک کو زیادہ تشویش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ "تجربات" کے شکار ترین واقعہ ہیں -

۳۰ راپریل - کولمبو - پانچوں وزرائے اعظم اسبات پر رضامند ہوگئے ہیں۔ کہ ہند چینی میں جنگ بند کرنے کے سلسلہ میں ایک اپیل کی جائے۔

جنیوا - روسی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایشیا کے مسائل کو ایشیا کے عوام ہی حل کر سکتے ہیں یہ بھی کہا کہ امریکہ نے چین کے خلاف بیک وقت چاروں طرف سے کئی جارحانہ اقدامات کئے ہیں اس نے فارموسا پر قبضہ کرلیا اور جاپان کو ازسر نو مسلح کرکے چین کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ نیز انہوں نے ہندوستان اور انڈونیشیا

کی اہمیت کا ذکر کیا۔

نیویارک - امریکی سفیر متعینہ ہند نے بیان کیا کہ ہند چینی کی امداد کے لیے جانے والے امریکی طیاروں کو ہندوستان سے نہ گذرنے دینے کا ہندوستان کی جانب والی امریکی امداد کی سفارشات پر اثر نہیں پڑتا۔

کراچی - حکومت پاکستان نے پنجاب کی حکومت کے مشورہ سے مارشل لاء کے غیر متشدد قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

دلی - ہند و چین کے درمیان ایک معاہدہ آمد و رفت اور تجارت کے متعلق ہوگیا۔ تبت میں تار اور ٹیلیفون کا سامان اور بارہ بنگلے مناسب قیمت پر چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ییتنگ اور گیانسٹے سے ہندوستانی سپاہ واپس بلائے جائیں گے۔

دلی - ریاست سارڈیلا کے زمینداروں نے ۱۸۵۷ء میں ویمینڈ راسنگھ کو چند دیہات بطور انعام دیئے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں حکومت یوپی نے انعام منسوخ کرکے خود انتظام سنبھال لیا۔ سپریم کورٹ نے حکومت یوپی کے اس اقدام کو ناجائز اور خلاف آئین قرار دیا ہے

بکم رمئی - امریکی ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ روس کی مشرقی یورپ اور مشرقی جرمن کی مسلح افواج کی تعداد ۶۰ لاکھ ہے۔

کاٹھمنڈو - حکومت نیپال تبت سے متعلق معاملات پر مسٹر نہرو سے مشورہ کرے گی نیپال تبت پر چین کا اقتدار تسلیم نہیں کرتا تبت جو سالانہ خراج نیپال کو دیا کرتا تھا اس سال نہیں دیا۔

دہلی - دہلی سٹیٹ کی آبادی سوا انیس لاکھ اور اس کا رقبہ ۵۷۸ مربع میل ہے۔ اس کی زرعی پیداوار بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کے لئے کافی نہیں۔ ضروریات کی بیشتر چیزیں دوسرے مقامات سے درآمد کرنی پڑتی ہیں۔ شراب اور منشیات کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔

نئی دہلی - ریاستی کونسل میں ہندی کی ترقی و ترویج کے متعلق مسئلہ زیر بحث آیا - اس سلسلہ میں سرکاری مقاصد کے لئے ہندی کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے پر زور دیا

دینے کی قرارداد پیش کی گئی۔ جو ۲½ گھنٹہ کی پرزور بحث کے بعد واپس لے لی گئی۔

دیو بند - یہاں کے ایک انٹر کالج کے میگزین میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف باتیں شائع ہوئی تھیں کالج کے پرنسپل نے اس کی اشاعت پر حیرت اور رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے۔

پیرس - دنیا بھر میں ۷۵۲۰ روزنامے ہیں یومیہ اشاعت ۲۱ کروڑ ہے - امریکہ میں روزانہ ۵½ کروڑ اخبار فروخت ہوتے ہیں۔

ایتھنز - یونان میں زلزلوں کے نتیجہ میں گذشتہ رات ہلاک شدگان کی تعداد ۲۴ تک پہنچ گئی ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے۔ ۱۷۰ زخمی ہوئے۔

نئی دہلی - سرکاری حلقوں نے پرتگال کے وزیر اعظم کی اس کی دھمکی کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے کہ اگر پرتگال کو گوا خالی کرنا پڑا تو اسے تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔ دہلی کے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسی کوشش کی گئی۔ تو ہندوستان کے عوام گوا میں اپنے بھائیوں کو برباد ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

کنڈی - ایک تقریر میں پنڈت نہرو نے بیان کیا کہ آج دنیا کے ہر ملک میں یہ خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ کیونکہ جنگ سے امن بدرجہا بہتر ہے۔ ایشیا امن کا خواہشمند ہے نہ صرف اس وجہ سے کہ امن جنگ سے بہتر ہے۔ بلکہ جنگ سے ہمارے وہ خواب جو ہم نے دیکھے ہیں ادھورے رہ جائیں گے اور ہمارے منصوبے ختم ہو جائیں گے۔

کلکتہ - وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر فضل الحق اور وزیر اعلیٰ مغربی بنگال ڈاکٹر بی سی رائے کے درمیان کلکتہ ... میں ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی ... تجارت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں